﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد22 — جمعۃ المبارک10جولائی 2015ء — 22/رمضان 1436 ہجری قمری ❁ 10/وفا 1394 ہجری شمسی — شمارہ28

شوّال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کے شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب استجاب صوم ستة ایام من شوال)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

❁......ہم پوری دنیا میں یہ پیغام پھیلا رہے ہیں کہ اسلام رواداری سکھاتا ہے۔❁......اسلامی تعلیم کے لحاظ سے کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ صرف فلاں خاص زبان میں ہی خطبہ دیا جائے۔

(مسجد بیت الواحد Hanau کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا RTL کے ٹیلی ویژن کے جرنلسٹ کو انٹرویو)

❁...... خلیفہ نے آج اپنے خطاب میں ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائی۔ ایسی تعلیم تو مجھے چرچ میں بھی کبھی نہیں ملی۔ ❁...... خلیفہ کے خطاب نے ہمارے دلوں کو چُھو لیا ہے۔ ❁...... آج جو پیغام خلیفہ نے دیا ہے اُس کو پبلک تک زیادہ سے زیادہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ ❁...... آج مجھے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام آپ کی جماعت پیش کرتی ہے وہ بہت اعلیٰ قسم کا ہے۔ ❁...... حضور کے چہرے سے محبت اور امن جھلکتا ہے۔ ❁...... آج خلیفہ نے صرف جماعت کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے پیغام بھیجا ہے۔

مسجد بیت الواحد Hanau کی تقریب افتتاح میں شامل مہمانوں کے تأثرات

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں ’’مسجد بیت الواحد‘‘ کے افتتاح کی خبریں

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ خطبہ جمعہ

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

27 مئی 2015ء بروز بدھ

(حصہ دوم۔ آخر)

RTL ٹیلی ویژن کے جرنلسٹ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو

RTL ٹیلی ویژن کے جرنلسٹ اور ٹیم مسجد بیت الواحد کی اس افتتاحی تقریب کی Coverage کے لئے آئی ہوئی تھی۔ تقریب کے اختتام پر یہ ٹیم سٹیج پر آگئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

❁......**جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ احمدیہ کمیونٹی رواداری اور بھائی چارہ کو معاشرہ میں کس طرح پروموٹ کرتی ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو ہمیشہ ہی پوری دنیا میں یہی پیغام پھیلا رہے ہیں کہ اسلام رواداری سکھاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ پر اور آپ کے ماننے والوں پر اتنا ظلم ہوا کہ آپؐ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔ وہاں بھی آپؐ پر اور آپ کے ماننے والوں پر مظالم کا سلسلہ جاری رہا اور جب دشمن جنگ پر اتر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کا حکم ملا اور یہ حکم اس لئے نہیں تھا کہ آپؐ صرف اسلام کو بچائیں یا صرف مسلمانوں کو بچائیں بلکہ اس لئے تھا کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں، مساجد، چرچز، Synagogues کو بچالیں اور یہ حکم مذہبی آزادی کو قائم کرنے کے لئے تھا۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو مذہبی رواداری کے قیام کے لئے ہر وقت کوشش کرتے ہیں۔ لندن میں ایک ریلیجیئس کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ God in 21st Century عنوان تھا۔ اس میں عیسائی، یہودی، ہندو، دروزی اور دوسرے مذاہب کے لیڈر آئے تھے اور سب نے اپنے اپنے مذہب کے حوالہ سے ایڈریس کیا تھا۔ اس کانفرنس کا یہی مقصد تھا کہ ہم سب رواداری، بھائی چارہ اور امن کی باتیں کریں اور امن کا قیام ہو۔

❁......**جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ یہاں آپ لوگوں کا خطبہ جمعہ جرمن زبان میں بھی ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں صرف جرمنی کی بات نہیں۔ ساری دنیا میں وہاں کی مقامی زبانوں میں بھی ہوتا ہے تاکہ جو لوگ مقامی زبانیں جانتے ہیں ان کو بھی سمجھ آئے۔ انڈونیشیا میں انڈونیشین زبان میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں اردو زبان میں ہوتا ہے اور یوکے کی جماعتوں میں انگریزی زبان میں بھی ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: میں خطبہ جمعہ اردو زبان میں دیتا ہوں اور اس کا آٹھ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ صرف فلاں خاص زبان میں ہی خطبہ دیا جائے۔

....

❁......اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی سٹیج سے نیچے تشریف لائے تو ایک بوزنین خاتون جو آج کی اس تقریب میں شامل تھیں حضور انور کے قریب آگئیں۔ ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے اور بے اختیار کہہ رہی تھیں کہ مَیں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا ہے۔ مَیں نے حضور انور کا چہرہ آسمان سے اترتے خواب میں دیکھا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ بہت ہی خوبصورت تھا، بہت نور تھا۔ سفید لمبی داڑھی تھی اور سر پر سفید پگڑی تھی۔ اس خاتون نے خواب میں ہی رونا شروع کر دیا اور بے اختیار روتی گئی۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد بھی روتی رہی، یہ خواب اس خاتون نے دو سال قبل دیکھا تھا۔ مگر آج بھی اس کے ذہن میں نقش تھا۔

جب یہ خاتون حضور انور کے سامنے کھڑی تھی تو مسلسل رو رہی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں حضور کے سامنے کھڑی ہوں۔ اُس نے اپنی ایک اور خواب سنایا جو بارہ سال قبل اس نے دیکھا تھا کہ ایک سفید رنگ کا گھوڑا اترتے دیکھا ہے۔ اُس گھوڑے نے مجھے ایک چھوٹا سفید رنگ کا گھوڑا دیا ہے اور ساتھ ہی ان کو آواز آئی کہ اس کی حفاظت کرنا یہ تمہارے لئے امانت ہے۔

اس خاتون نے یہ خواب بیان کر کے حضور انور سے اس کی تعبیر چاہی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اس خواب کی ایک تعبیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پرانے زمانے میں گھوڑے حفاظت اور سواری کے لئے استعمال ہوتے تھے، خاص طور پر جنگوں میں، چونکہ اس زمانے میں جہاد تلوار کا نہیں ہے بلکہ قلم کا ہے۔ اس لئے آپ کو متوجہ کیا گیا ہے کہ آپ قلم کا جہاد کریں یعنی زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور سچائی کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے فرمایا: تو یہ اس کی ایک تعبیر ہوسکتی ہے۔

آخر پر موصوفہ فاطمہ صاحبہ پھر کہنے لگیں کہ مَیں نے حضور انور کو بالکل اسی روپ میں خواب میں دیکھا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لئے یہ خواب مبارک فرمائے۔

....

بعدازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے تو تمام بچے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعدازاں لوکل مجلس عاملہ، وقار عمل میں حصہ لینے

والے افراد اور شعبہ جائداد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی چھت پر گنبد رکھنے کے بارہ میں ہدایات دیں کہ کس طرح آپ گنبد کے وزن کے لحاظ سے چھت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سے روانگی سے قبل صدر صاحب جماعت Hanau کو ہدایت دی کہ جو مسجد کی مین Entrance ہے اور اس کے آگے جو برآمدہ ہے اور تکون نما چھت ہے اس چھت کے سامنے والے حصہ کے اوپر ایک چھوٹا سارا مینارہ بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ اس کا ایک نقشہ بنا کر دکھایا۔

مہمانوں کے تأثرات

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا۔ بہت سے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور یہ مہمان اس اثر کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

❁......**ایک خاتون Schindler صاحبہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آج خلیفۃ المسیح کے خطاب کا ہر لفظ حقیقت پر مبنی تھا۔ خلیفۃ المسیح کی طبیعت دھیمی ہے، بہت محبت کرنے والے اور پُر اثر شخصیت کے مالک ہیں۔ خلیفہ نے آج اپنے خطاب میں ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتلائی۔ مَیں نے آنکھیں بند کر لیں اور خلیفہ کی باتوں کو سنتی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کا کوئی پُر امن انسان محبت کی تعلیم دے رہا ہے۔ ایسی تعلیم تو مجھے چرچ میں بھی کبھی نہیں ملی۔

❁......**ایک جرمن مہمان خاتون Mrene Prussig نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ہماری تعلیم یہ ہے کہ ہمسائے سے محبت کرو۔ لیکن ہمارے پاس صرف تعلیمات ہی رہ گئی ہیں۔ آج حضور انور کا خطاب سن کر ایسے لگا کہ یہ تعلیمات پھر سے زندہ ہوگئی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم عیسائی آپ کے خلیفہ کی آج کی تقریر سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور جو محبت اور پیار آپ پھیلا رہے ہیں یہ ہمیں یکساں کرتی ہے۔

❁......**ایک جرمن مہمان خاتون Kathja Sommer صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ایسے محسوس ہوا جیسے ہمارا ایک روحانی باپ ہے اور وہ ہم سے بات کر رہا ہے اور ہم سب اُس کے بچے ہیں اور اس کے سامنے برابر ہیں۔ کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔

مَیں بیشک عیسائی ہوں اور عیسائیت پر عمل کرتی ہوں لیکن آج کے خلیفہ کے خطاب نے ہمارے دلوں کو چُھو لیا ہے۔ ہم نے ان کی باتوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ نے جو بھی بیان فرمایا ہمارے لئے حیران کُن تھا۔ مجھے ایک بات بہت پیاری لگی کہ سب سے قبل انسانوں کی خدمت کریں۔ اگر عبادت کے لئے جا رہے ہوں تو کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کریں۔

❁......**Eric Pipa صاحب، ضلعی کمشنر نے کہا:** خلیفۂ وقت کی تقریر نے ہم پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ آپ غیر مسلمان شہریوں سے براہ راست مخاطب ہوئے۔ اس طرح سے آپ نے تمام انسانوں کے ایک خدا کی طرف سے ہونے پر توجہ دلائی اور یہ سکھایا کہ ایک دوسرے کی عزتِ نفس کا خیال رکھو اور مسائل کو امن کی راہوں پر چلتے ہوئے حل کرو۔ اب آپ کی جماعت کا فرض ہے کہ آج جو پیغام خلیفہ نے دیا ہے اُس کو پبلک تک زیادہ سے زیادہ پہنچانے کی کوشش کریں تا کہ ہم اس علاقہ میں، جرمنی میں، یورپ میں، اور پوری دنیا میں امن اور پیار سے اکٹھے رہنے والے بن سکیں۔ مجھے آپ کی تقریر بہت پسند آئی ہے۔ مجھے اس کی تحریری کاپی دیں اور اس کو سب کے لئے انٹرنیٹ پر بھی لگائیں۔

❁......**شہر HANAU کی CDU پارٹی کے chairman نے کہا:** کچھ لوگوں کی وجہ سے تمام اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ آج ہم نے خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کا امام آکر ہماری پارٹی سے خطاب کرے اور اگر وہ آج کے خلیفہ کے اس پیغام کو اسی طرز میں پیش کر پائے تو آسانی سے ہماری پارٹی سے سولہ یا اٹھاراں سفیر مل جائیں گے جو آج کے اس پیغام کو آگے پہنچائیں گے۔

❁......**ایک مہمان نے کہا:** خلیفہ کا خطاب یقین سے بھرا ہوا تھا اور آپ کے الفاظ کا چناؤ بہت اچھا تھا جیسے امن اور ہم آہنگی۔ یہ اقدار ہم میں بھی ہیں مگر آپ کا بیان بہت ہمدردی والا تھا۔ میں بہت متأثر ہوا ہوں۔

Bernd Reuter ایک سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا: میرا یہ یقین ہے کہ ایک مسجد معاشرہ میں بہتری لا سکتی ہے اور لانا چاہئے اس طرح سے کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کا آپس میں رابطہ ہو اور ایک دوسرے کے خیالات سے واقف ہوں اور ایک دوسرے سے جان پہچان ہو اور افہام و تفہیم ہو۔

❁......**ایک مہمان نے کہا کہ** میرے لئے پہلے مشکل تھا کہ اسلام کے بارہ میں کوئی اچھی رائے بناؤں۔ مگر آج خلیفۃ المسیح نے جو اسلام پیش کیا ہے اِس اسلام کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ اسلام امن اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ یہ تصوّرِ اسلام قرآن کے مفہوم کے عین مطابق ہے۔

❁......**ایک مہمان نے کہا:** خلیفہ نے اسلام کی بنیادی تعلیمات پیش کیں اور بہت عمدہ رنگ میں پیش کیں اور اُس کی بغیر کسی تأمل کے تصدیق کرنی ضروری ہے۔ میں نے خود تو اسلام کا مطالعہ نہیں کیا مگر آج جو خلیفۃ المسیح نے کہا وہ مجھے بہت ہی مثبت معلوم ہوتا ہے۔ مجھے آج تک معلوم نہیں تھا کہ اسلام بھائی چارہ، آپس میں ہمدردی کو قائم کرتا اور ایک دوسرے کی عزتِ نفس کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن آج باتیں سن کر دل میں بہت اثر ہوا ہے

❁......**Christnie Buchholz صاحبہ، ممبر آف پارلیمنٹ، نے کہا:** مجھے محسوس ہوا ہے کہ یہاں HANAU میں احمدیہ جماعت بہت مقبول ہے۔ خاص طور پر آج کے زمانہ میں جہاں مسجد بنانا بہت مشکل ہے اور اسلام سے نفرت ہے۔ اس لئے آج کا افتتاح بہت مثبت رنگ رکھتا ہے کہ لوگ آکر اسلام کے بارہ میں جان سکتے ہیں اور مسجد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگ آپس میں ملیں۔ مجھے آج یہ موقع ملا کہ قریب سے خلیفہ سے کچھ بات کر سکوں۔ کھانے کے دوران کچھ مختصر گفتگو بھی ہوئی اور مجھے بہت اچھا لگا۔ خلیفہ بہت open اور amusing ہیں۔ میرے لئے یہ بڑی اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ سے مل سکی۔

❁......**ایک مہمان نے کہا:** مجھے خلیفہ بہت باوقار انسان معلوم ہوتے ہیں جنہوں نے بہت احسن رنگ میں خطاب فرمایا۔ اس خطاب نے ہم پر بہت اثر ڈالا ہے۔

❁......**مسجد کے ہمسایہ میں ایک جرمن مہمان Rufix صاحب نے کہا:** آج کا پروگرام بہت اچھا لگا۔ مجھے پہلے تو جماعت احمدیہ کا کوئی علم نہ تھا۔ دعوت کے بعد internet پر کچھ معلومات جماعت کے بارہ میں حاصل کیں۔ اور خلیفہ کے خطاب کے بعد مجھے یہ سب سچا معلوم ہوتا ہے۔ اسلام کا جو اَب تک تصور تھا جو آج کل ہر جگہ غلط پیش کیا جاتا ہے، اب درست ہوگیا ہے اور سچی حقیقت معلوم ہوئی ہے۔ اور خلیفۃ المسیح نے جو یہ کہا ہے کہ اصل امن تب ممکن ہوسکتا ہے جب اتفاق سے اکٹھا رہا جائے۔ اور یہ بالکل میرے نزدیک درست ہے۔ آپ کے خلیفہ کی باتیں سچائی سے بھرپور ہیں۔

❁......**ایک مہمان Murdoc صاحب نے کہا:** خلیفۃ المسیح کا آنا اور ان کا خطاب مجھے بہت ہی متاثر کن لگا ہے۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی جس کا خلیفہ صاحب نے ذکر کیا کہ کھلے دل سے آپ ہمسایوں کے ساتھ تعلق قائم کریں گے۔ اور یہ ایک نہایت اہم قدم ہے۔ پھر خلیفہ صاحب کی یہ بات کہ ہر انسان، جس مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، اس مسجد میں آسکتا ہے اور ہر کوئی آپ سے مدد بھی حاصل کر سکتا ہے۔ پھر مجھے خلیفہ صاحب کا یہ فقرہ بھی ذہن نشین ہے کہ ادھر مسجد میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے نہیں اکٹھا ہوا جاتا بلکہ انسانوں کی مدد و معاونت کے لئے بھی ادھر لوگ آسکتے ہیں۔

❁......**ایک مہمان Ronald صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

میرے لئے یہ آج کا پروگرام نہایت ہی حیران کن تھا کیونکہ میرا اسلام کے بارہ میں تصور بالکل ہی مختلف تھا جو کہ یقیناً میڈیا کا قصور ہے۔ لیکن آج مجھے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام آپ کی جماعت پیش کرتی ہے وہ بہت اعلیٰ قسم کا ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کن تھا اور آپ رعب دار معلوم ہو رہے تھے۔ ہم جو پروٹسٹنٹ ہیں ان میں تو ایسا کوئی روحانی سربراہ نہیں، محض بشپ ہوتے ہیں۔ کیتھولیکس میں تو پوپ ہوتا ہے اور ان کا مقام بھی اس کی طرح کا لگ رہا ہے۔

❁......**ایک ممبر پارلیمنٹ Bettina Müller صاحبہ نے کہا:** خلیفہ صاحب نہایت ہی روحانی شخصیت معلوم ہوتے ہیں اور جو بات وہ بیان کرتے ہیں اسے ایک ایسے متأثر کن انداز سے بیان کرتے ہیں جو دوسرے کو قائل کر لیتی ہے۔ میرے پر تو انہوں نے ایک ایسا اثر کیا کہ مجھے وہ بہت نرم دل اور پیار کرنے والے لگے۔ اگر مجھے کہا جائے کہ خلیفہ صاحب کے بارہ میں ایک ہی لفظ میں بتاؤں تو میں 'نرم دل' کہوں گی۔

❁......**ایک سرکاری ملازم Kazalak صاحب نے کہا:** مسجد کا افتتاح بہت ہی اعلیٰ رہا اور Hanau کے تمام شہریوں کے لئے یہ مسجد فائدہ پہنچانے والی ہے۔ میں آج کے پروگرام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت ہی بڑے عالم معلوم ہوتے ہیں اور ان کا علم بہت بلند لگتا ہے۔ مجھے خلیفہ صاحب بہت پیار و محبت کرنے والے اور رحم دل لگے ہیں۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفہ کا خطاب سن کر اور یہ معلوم کر کے مجھے حیرت ہوئی کہ اسلام اور عیسائیت کی تعلیم میں کتنی مشابہت ہے۔ خلیفہ صاحب کی یہ بات بہت پسند آئی کہ عبادت سے زیادہ اہم تو انسانوں سے اچھا سلوک اور پیار اور محبت سے پیش آنا ہوتا ہے۔ آج خلیفۃ المسیح نے پیار اور امن کے حوالہ سے باتیں کہیں اور یہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ آج کل لوگ اس کو بھول جاتے ہیں۔

❁......**Hanau شہر کے لارڈ میئر نے کہا:** آج کا افتتاح نہایت ہی عظیم الشان تھا اور خاص طور پر خلیفہ صاحب کے خطاب نے اس بات کو واضح کیا کہ کونسی بات اصل میں اہمیت کی حامل ہے۔ یہ ماٹو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' ایک ایسا ماٹو ہے جس کی ہمیں نہ تو صرف Hanau میں ضرورت ہے، بلکہ پورے جرمنی میں، یورپ میں اور دنیا بھر میں اس کی ہمیں ضرورت ہے تا کہ ہم ان لوگوں کے خلاف مل کر آواز بلند کر سکیں جو نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت متأثر کن اور رعب دار شخصیت ہیں جو اپنا پیغام ایک نہایت ہی زبردست انداز میں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ پیغام دلوں پر اثر کرتا ہے۔ وہ بہت معتبر اور مستند ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آج ان سے ملنے کا موقع ملا ہے۔

❁......**ایک مہمان خاتون نے حضور انور کے چہرہ مبارک کا ذکر کرتے ہوئے کہا:** حضور کے چہرے سے محبت اور امن جھلکتا ہے۔ اور ایک عجیب سکون نظر آتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مہمان خاتون نے کہا کہ وہ اس بات پر حیران تھیں کہ کیسے حضور کی آمد کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی اور امن کا دریا فضا میں پھیل گیا۔

❁......**ایک مہمان نے بات چیت کے دوران کہا :** معاشرتی کاموں کے لئے حضور انور کی جد و جہد قابلِ ستائش ہے۔ اور میں اس بات کا شکر گزار ہوں کہ حضور انور جماعت کو بھلائی کے راستے پر چلا رہے ہیں۔ اور آج خلیفہ نے صرف جماعت کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے پیغام بھیجا ہے۔

❁......**ایک جرمن مہمان حضور انور کی تقریر سے بہت متأثر تھے کہنے لگے:** حضور کا یہ فرمانا کہ چونکہ پہلے یہاں ایک سپر مارکیٹ تھی اس لئے یہاں لوگ مادی ضرورت کی اشیاء خریدتے تھے اور اب یہاں سے روحانی اور اخلاقی اقدار حاصل کی جاسکیں گی۔ اس بات نے مجھے بہت متأثر کیا۔ اسی طرح ایک اور صاحب نے یوں تبصرہ کیا کہ حضور کے الفاظ بہت زبردست ہیں اور یقین سے پُر ہیں۔

❁......**ایک سیاست دان نے جاتے جاتے کہا:** اتنی منظّم جماعت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ اور میں کسی غلطی کی طرف نشان دہی نہیں کر سکتا۔

❁......**ایک خاتون کے تأثرات مسجد کے احاطے میں آنے پر یہ تھے:** جب میں نے قدم ہی رکھا تھا تو مجھے ایک عجیب امن کا احساس ہوا۔

❁......**ایک انجینئر جس نے مسجد کی تعمیر میں کام بھی کیا، اس کا کہنا تھا:** حضور نے جتنی بھی باتیں کیں، میں ان سب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔

ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرا خیال تھا کہ یہ تقریب چرچ کی تقریبوں کی طرح ہوگی جن میں زیادہ دکھاوا ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک سادہ مگر بہت اچھی تقریب تھی جس میں مجھے ایسا لگا کہ دنیا اور مذہب میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔

❁......**ایک صاحب جو اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے گفتگو کے دوران کہنے لگے:** پردے کا جو اصول اسلام سکھاتا ہے وہ درست ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اگر دوسرے مذاہب اور فرقوں کے سربراہان بھی یہ باتیں کہیں جو حضور فرما رہے ہیں تو بہت خوشی ہو۔

کئی لوگوں نے اس بات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے یہ پیغام دیا ہے کہ اس مسجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔

''مسجد بیت الواحد'' Hanau کی اس افتتاحی تقریب کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح فرینکفرٹ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 357

مکرم اسامہ عبدالرحیم صاحب (1)

مکرم اسامہ عبدالرحیم الانصاری صاحب کا تعلق مصر سے ہے ۔ انہیں 2009ء میں امام الزمان کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

میرا تعلق مصر کے ضلع قنا کے ایک متوسط گھرانے سے ہے ۔ میری عمر 9 سال تھی جب میرے والدین کی علیحدگی ہوگئی۔ ہم اپنی والدہ کے ہمراہ اپنے ننھیال میں پلے بڑھے۔اس عرصہ میں میری والدہ دینی کہانیوں پر مشتمل چھوٹی چھوٹی کتب خرید لاتیں اور ہمیں پڑھنے کی ترغیب دلاتیں۔ والدہ صاحبہ خود بھی بعض اوقات دینی امور اور خصوصًا آخری زمانے کی علامات کے بارہ میں بات کرتیں اور کئی بار ہم نے خود بھی مختلف کتب میں ان کا ذکر پڑھا تھا لیکن چھوٹی عمر میں مَیں ان کی حقیقت سمجھنے سے قاصر تھا۔

علاماتِ آخرالزمان اور میرے سوالات

علامات آخرالزمان کا مضمون بچپن سے ہی میرے ذہن پر ایسا سوار ہوا کہ جب میں بڑا ہوا تو ایف اے کی تعلیم کے دوران ان علامات کے ذکر والی احادیث کے بارہ میں ریسرچ شروع کردی لیکن میں ان کی حقیقت تک پہنچنے میں ناکام رہا۔میں نے اس سلسلہ میں ہر اس شخص سے بات کی جس کے منہ سے قبل ازیں ان علامات کا ذکر سنا تھا، یہاں تک کہ میں نے اپنے مولوی صاحب سے بھی ان علامات کے ظہور کی ترتیب کے بارہ میں پوچھا کہ کیا یاجوج وماجوج پہلے ظاہر ہوں گے یا دجال؟ مغرب سے طلوعِ شمس پہلے ہوگا یا مہدی و مسیح پہلے ظاہر ہوں گے؟ لیکن مجھے کسی سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔

مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں بھی میرے ذہن میں اکثر یہ سوال پیدا ہوتا کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ پیدا ہوکر بڑے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے۔پھرانہوں نے اپنی قوم کو خدا کا پیغام پہنچا کر ان کی تربیت بھی کی اور ساری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد محض 33 سال کی عمر میں خدا تعالیٰ کی طرف بھی لوٹ گئے!!

امام مہدی اور آخری جنگ

امام مہدی اور اس کے عہد کے بارہ میں جو امور ہمارے معاشرے میں بیان کئے جاتے تھے وہ اپنے اندر ایک غیر معمولی کشش رکھتے تھے۔انہی امور کا اثر تھا کہ یونیورسٹی کی تعلیم کے دوران میں ہر شام گھر واپس آتے ہوئے اکثر دعائیں کرتا کہ اے خدا مجھے امام مہدی کے لشکر کا مجاہد بننے کی توفیق عطا فرما۔ایک روز جب میں معمول کے مطابق یہ دعا کرتے ہوئے جارہا تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ امام مہدی کے آنے کے بعد لڑی جانے والی آخری جنگ کے بارہ میں اسلامی کتب میں تو یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ تلواروں، نیزوں اور لوہے کی ڈھالوں سے لڑی جائے گی جبکہ زمانہ فنون حرب میں اس قدر ترقی کرگیا ہے کہ ایک محفوظ جگہ پر بیٹھ کر دُور دراز کے علاقوں کو تباہ کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ پھر یہ آخری جنگ تلواروں اور نیزوں سے کیونکر لڑی جائے گی؟ اور یہ ترقی یافتہ اسلحہ کیسے یکدم غائب ہو جائے گا؟ کئی روز تک میرا ذہن انہی سوچوں اور سولات کی آماجگاہ بنا رہا۔ پھر ایک روز میں نے مشہور مصری شیخ ''الشعراوی'' کا اسی مسئلہ سے متعلق ایک جواب سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک روز ایک یورپی ملک میں لیکچر کے لئے جارہا تھا، راستے میں اچانک اس قدر دھند چھا گئی کہ راستہ دکھائی نہ دیتا تھا، ہر شے اپنی جگہ پر رک کے رہ گئی۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ آخری زمانے میں بھی کچھ ایسا امر ہی ظہور پذیر ہوگا، ہر چیز کام کرنا چھوڑ دے گی اور ہر ٹیکنالوجی فیل ہو جائے گی یہاں تک کہ لوگ قدیم زمانے کے طور طریقے اور اشیاء استعمال کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

گو ان کی اس بات پر بھی میرے ذہن میں کئی سوال پیدا ہوئے لیکن چونکہ اس امر کی کوئی اور تفسیر یا تفصیل میرے سامنے نہ تھی اس لئے میں نے اس کی تفہیم کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا اور دعا کرتا رہا کہ اے خدا تو ہی ان تمام امور کے بارہ میں میری راہنمائی فرما۔

مسلمانوں کی مایوس کن حالت

یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مجھے کئی قسم کے کاموں سے واسطہ پڑا، جن کے دوران مختلف لوگوں سے ملنے اور بہت کچھ سیکھنے اور سمجھنے کا بھی موقعہ ملا۔ میں نے کئی تکلیف دہ امور بھی دیکھے مثلاً میں نے دیکھا کہ جھوٹ اور تکبر اس قدر پھیل چکا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد کے قول وفعل میں واضح تضاد ہے۔لوگوں کی روش نے زمانے کے معیار ہی بدل ڈالے ہیں چنانچہ اب کسی کا حق غصب کرنا یا اس کی کسی چیز پر چوری یا سینہ زوری سے قبضہ کرنا عیب، گناہ یا برائی نہیں بلکہ بہادری، دانائی اور سمجھداری شمار ہوتا ہے۔لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کا نام غنڈہ گردی نہیں بلکہ شجاعت و بہادری رکھ دیا گیا ہے۔رشتہ دار کے غلطی پر ہونے کے باوجود اس کی حمایت کرنا اعلیٰ اخلاق کے زمرے میں داخل ہوگیا ہے اور ایسا نہ کرنے پر لوگوں کی نفرت مول لینی پڑتی ہے۔کمزور پر ہر ایک حق جتلاتا ہے، اسے دباتا ہے اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔

عربوں میں موبائل فون اور سوشل میڈیا کے وسیع پیمانے پر استعمال کو دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ہمارا معاشرہ ان ایجادات کے غلط استعمال کیلئے بے چین بیٹھا تھا۔ الغرض میں نے اتباع شہوات کی آگ میں ظاہری تقوی کی رداؤں کو جل کر خاکستر ہوتے ہوئے خود دیکھا۔

ایک روز میں اپنے دوستوں کے ساتھ دریائے نیل کے کنارے پر جارہا تھا کہ انہی باتوں اور سوچوں نے مجھے آلیا۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ ضرور کہیں کوئی غلطی ہے جس کی وجہ سے آج مسلمان اس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ شاید ہم سیدھے راستے پر نہیں رہے۔کہاں ہیں وہ مومن لوگ جن سے اللہ تعالیٰ نے نصرتوں کے وعدے کئے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے خیر امّت کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے؟ کیا اللہ ظالموں کے ظلم اور کاذبوں کے افتراء اور منافقوں کے نفاق پر خاموش بیٹھا رہے گا؟

الغرض ایسے سوالوں نے مجھ پر گہرا اثر کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے کام چھوڑ دیا اور انہی امور کے بارہ میں سوچنے لگ گیا۔انہی ایام میں میری والدہ صاحبہ شدید بیمار ہوئیں اور محض چند ایام کی بیماری ہی ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ میری نفسیاتی حالت پر یہ صدمہ بہت گراں گزرا، اور میں دو ماہ تک گھر سے باہر نہ نکل سکا۔میرے بہن بھائیوں نے مجھے جنون کے طعنے دیئے اور اس حالت سے باہر نکل کر دوبارہ کام شروع کرنے پر اصرار کرنے لگے۔انہی ایام میں مَیں نے والدہ صاحبہ کو رؤیا میں دیکھا تو انہوں نے مجھے تسلی دی، جس کے بعد میں بستر چھوڑ کر زندگی کے جھمیلوں کی طرف دوبارہ لوٹ آیا۔

منصف اور عادل دوست

ایف اے کی تعلیم کے دوران میرا تعارف ''عمادالدین'' نامی ایک طالبعلم سے ہوا۔اس کے ساتھ میری دوستی ہوگئی، یہ ساتھ یونیورسٹی میں بھی برقرار رہا۔ میں اکثر اس کے ساتھ بیٹھ جاتا اور ہم مختلف موضوعات پر تفصیل سے باتیں کرتے۔ عماد بہت مضبوط شخصیت کا مالک اور سخت طبع انسان تھا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ نہایت منصف اور عادل تھا۔شاید اس کی سخت طبعی کی وجہ سے لوگ مجھے بھی اس سے ملنے جلنے سے روکتے تھے لیکن میں اس کی صاف دلی اور اخلاص سے واقف تھا اس لئے میری دوستی اس سے روز بروز گہری ہی ہوتی گئی۔

میں ہر چیز چھوڑ چکا تھا لیکن عماد کے ساتھ ہر روز شام کو بیٹھنے کی عادت نہ چھوڑ سکا۔ہم اکثر بیٹھتے اور رات گئے تک مختلف موضوعات پر باتیں کرتے رہتے۔

وفات مسیح اور ظہور امام مہدی

ایک روز عماد نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ دیا جس کا مطلع تھا: ''دُمُوعِیْ تَفِیْضُ بِذِکْرِ فِتَنٍ أَنْظُرُ''۔ مجھے طبعی طور پر شعر پسند نہ تھے لہٰذا میں نے سرسری طور پر پڑھ کر قصیدہ ایک طرف رکھ دیا۔

عماد: اس قصیدے کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟

اسامہ: ایک شخص امّت کے برے حال کی دردناک طریق پر شکایت کررہا ہے، اور امت کا یہ حال تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

عماد: میں کئی روز سے تمہارے ساتھ ایک ایسے موضوع کے بارہ میں بات کرنا چاہتا تھا جس کے متعلق میں کافی عرصہ سے تحقیق کررہا تھا، اور مجھے اس سلسلہ میں آپ کی رائے مطلوب ہے۔

اسامہ: کہئے کیا کہنا چاہتے ہیں؟

عماد: حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟

اسامہ: انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تو آسمان پر اٹھا لیا لیکن ان کی شبیہ اس شخص پر ڈال دی جس نے انہیں گرفتار کروایا تھا۔

عماد: پھر آپ کا آیت کریمہ: {یَاعِیْسٰی إِنِّی مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ إِلَیَّ} کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی اور میں نے کسی قدر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں کہا کہ کیا واقعی یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہے؟

عماد: اس آیت میں ''مُتَوَفِّیْکَ'' کا کیا معنی ہو سکتا ہے؟ یہ لفظ تو ہم روزانہ سنتے اور استعمال کرتے ہیں اور اس کا مطلب تو موت ہی ہوتا ہے اور وفات کے بعد ہونے والے رفع میں تو سب مومنین اور صالحین شریک ہیں۔

عماد: پھر قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی بیان کرتا ہے کہ: {وَأَوْصَانِیْ بِالصَّلاۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا} یعنی جب تک میں زندہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز پڑھنے اور زکٰوۃ دینے کا حکم دیا ہے۔پھر اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں تو کیا وہاں نمازیں پڑھتے اور زکٰوۃ دیتے ہیں؟

میرے پاس ان دلائل کا کوئی جواب نہ تھا۔ میں نے قدرے زچ ہوکر کہا: آخر بات کیا ہے؟ آپ اس موضوع سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

عماد: جماعت احمدیہ کے نام سے ایک دینی جماعت کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ جانے کا تصور قرآن کی رو سے غلط ہے اور ان کی دیگر انبیاء کی طرح وفات ہوچکی ہے۔ نیز اور بھی کئی اہم دینی عقائد وموضوعات کے بارہ میں ان کی آراء عقل ومنطق کے عین مطابق اور دل کو لگنے والی ہیں۔

اسامہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے سے بتایا ہے کہ امت تفرقہ کا شکار ہوجائے گی۔اس لئے ان فرقوں سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

عماد: مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا اچھی طرح علم ہے اور کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں کسی طور بھی اپنے دین کا سودا کرنے والا ہوں؟!

میں عماد کو جانتا تھا کہ وہ کوئی بات بلاتحقیق نہیں کرتا تھا اس لئے میں نے کہا کہ اچھا اپنی بات مکمل کرو۔

عماد: یہ جماعت کہتی ہے کہ امام مہدی ظاہر ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اس نے مجھے اس امام مہدی کی تصویر بھی دکھائی۔

اسامہ: میرے لئے تو یہ بہت مشکل امر ہے۔ میں اس کے بارہ میں کوئی رائے نہیں دے سکتا، نہ ہی ان جھمیلوں میں پڑنا چاہتا ہوں۔

عماد: جلد بازی سے کام نہ لو۔اس بارہ میں تحقیق کرو اور سوچ سمجھ کر کوئی رائے قائم کرو۔

ہم یہ باتیں کررہے تھے کہ اچانک میرا بڑا بھائی اور میرا ایک خالہ زاد وہاں آگئے۔ میں نے حیرت کے عالم میں ساری بات انہیں بتادی۔انہوں نے میری بات سنتے ہی مجھے پاگل پن اور جنون کا طعنہ دیا اور تمسخرانہ ہنسی ہنستے ہوئے چلتے بنے۔

میں اپنی حیرت کو بھلا کر یہ سوچنے لگ گیا کہ میں نے تو ان سے قرآنی آیت کے حوالے سے بات کی تھی، پھر ان کا مجھے جنون اور پاگل پن کا طعنہ دینا میری سمجھ سے باہر تھا۔

مزید جاننے کی خواہش

بھائی اور خالہ زاد کے اس رویّے کو دیکھ کر میرے دل میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں مزید جاننے کی خواہش بڑھ گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد عماد کسی مجبوری کی بناء پر اپنے اہل خانہ سے الگ ایک کمرہ لے کر رہنے لگا تو میں اکثر اس کے پاس جابیٹھتا اور رات گئے واپس آتا۔ ہماری باتوں کا محور جماعت احمدیہ ہوتی ۔ وہ مجھے جماعت احمدیہ کے دلائل اور ان کے علماء کے طریقِ گفتگو کے بارہ میں بتاتا اور عیسائیت کے خلاف ان کے جہاد کا بہت متاثر کن الفاظ میں ذکر کرتا۔پھر یوں ہوا کہ ہم مل کر پروگرام الحوار المباشر دیکھنے لگے۔

..................(باقی آئندہ)

لیلۃ القدر

سے متعلق خلفائے احمدیت کے فرمودات سے انتخاب

مرتّبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

گزشتہ تین شماروں میں رمضان المبارک کے مختلف پہلوؤں پر خلفاء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض منتخب فرمودات پیش کئے گئے تھے۔ اسی تسلسل میں لیلۃ القدر سے متعلق خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے ایک انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو لیلۃ القدر کے حقیقی معنی سمجھنے اور اُسے پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

....

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِی لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

....

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات ایسی آتی ہے...... جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اگست 2010ء)

....

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”لیلۃ القدر کے بارے میں مختلف راویوں نے مختلف تاریخیں بتائی ہیں۔ کسی نے اکیس رمضان بتائی۔ کسی نے تیئس سے انتیس تک کی تاریخیں بتائیں۔ بعض اسی بات پر پکّے ہیں کہ ستائیس یا انتیس لیلۃ القدر ہے۔ لیکن بہر حال عموماً اس بارے میں یہی روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ آخری دس دنوں میں، دس راتوں میں تلاش کرو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2014ء)

....

لیلۃ القدر کے معنی

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

”لیلۃ القدر کے معنے لغت نے بھی یہی کئے ہیں کہ ایسی رات جس میں امور مخصوصہ کا فیصلہ کیا جائے۔“

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 41۔ خطبہ عید الفطر فرمودہ یکم دسمبر 1970ء)

....

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”لیلۃ القدر کے معنی ہیں کہ وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس سے کیا معاملہ ہوگا۔ وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے۔ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لَیْل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔ اس ترقی کی مثال جسمانی ترقی سے جوڑتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمائی کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی ترقی بھی متواتر ظلمتوں میں ہوتی ہے۔ ماں کا پیٹ بھی کئی ظلمتوں کا مجموعہ ہے اور وہیں انسان کی جسمانی ترقی کا فیصلہ ہوتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2014ء)

....

لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔ پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2014ء)

....

لیلۃ القدر قبولیت دعا کا زمانہ ہے

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

رمضان کے ”آخر میں لیلۃ القدر آجاتی ہے (جو بھی صحیح معنی ہم کرتے ہیں اس کے لحاظ سے) وہ قبولیت دُعا کا زمانہ ہے لیلۃ القدر کا زمانہ ہے جس میں تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ انسانیت کی بھلائی کے لئے انتظام کر دیا جاتا ہے“۔

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 58۔ خطبہ عید الفطر فرمودہ 8 نومبر 1972ء)

....

لیلۃ القدر۔ دعاؤں کی قبولیت کا ایک وقت

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

”لیلۃ القدر جو دعاؤں کی قبولیت کا ایک وقت ہے اسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ تر پانے والے آخری عشرہ میں پائیں گے اس میں اسے تلاش کرو۔ دعاؤں سے ہی تلاش کرنا ہے نا لیلۃ القدر کو کیونکہ اس کا تعلق دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ ہے۔ اس کا تعلق خیرات کی تقسیم کے ساتھ نہیں۔ اس کا تعلق انسان کی روح کا پانی کی طرح آستانہ الٰہی پر بہہ جانے کے ساتھ ہے۔“

(خطبات ناصر جلد 9 صفحہ 202۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 24/جولائی 1981ء)

....

لیلۃ القدر کی تلاش کرنے والوں کو نصیحت

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

”جو لوگ لیلۃ القدر کے خواہاں ہیں اور لیلۃ القدر کی تلاش میں رمضان کی آخری راتوں میں سعی کرنے والے ہیں ان لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ لیلۃ القدر کی جو علامتیں عام طور پر مشہور و معروف ہیں وہ تو ایسی ہیں جو بعض دفعہ اتفاقات سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بجلی کی کڑک ہے، ہلکی ہلکی رحمت کی بارش کا ہونا یا دل کی کیفیات کا کسی خاص وقت میں خاص موج میں آجانا اور اللہ تعالیٰ کی خاص محبت کا محسوس کرنا۔ یہ ساری کیفیات ہیں جو مختلف انسانوں پر مختلف حالتوں میں طاری ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے یقین کے ساتھ آدمی نہیں کہہ سکتا کہ جس تجربہ سے وہ گزرا ہے وہ ضرور لیلۃ القدر کا تجربہ تھا۔ لیکن ایک بات مَیں آپ کو یقین کے ساتھ بتاتا ہوں اگر وہ آپ کو نصیب ہوگئی تو لازماً آپ کو لیلۃ القدر نصیب ہوگئی۔ اس آخری عشرے میں جب بھی وہ رات آپ کو ملی جس رات آپ نے اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے کلیۃً سچی توبہ کر لی اور ایسی توبہ کی کہ پھر آپ لوٹ کر ان گناہوں میں واپس نہیں جائیں گے تو یقین جانیں کہ وہی آپ کے لئے لیلۃ القدر ہے اور وہ ہزار مہینوں سے بہتر رات تھی جو آپ کے اوپر آگئی، اس کے بعد آپ کے لئے کوئی خوف نہیں۔ پھر اولیاء اللہ میں آپ کے داخل ہونے کے دن آنے والے ہیں۔ اس لئے ایسی رات کی تلاش کریں جو گناہوں سے توبہ کی رات بن جائے اور ایسی توبہ کی رات بنے کہ اس کے بعد پھر آپ مڑ کر ان گناہوں کی طرف نہ دیکھیں۔ پھر آپ کی جتنی بھی راتیں آئیں گی آپ کے لئے لیلۃ القدر ہی ہے اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں گی۔ اس لئے ان دعاؤں کے ساتھ رمضان کا آخری عشرہ گزاریں“۔

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 397۔398 خطبہ جمعہ فرمودہ 30/مئی 1986ء)

....

لیلۃ القدر کی معیّن تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا دی گئی

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تو آپ خوشی خوشی گھر سے باہر آئے تاکہ لوگوں کو بھی اس کی اطلاع دیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر جب باہر تشریف لائے تو دیکھا دو مسلمان لڑ رہے ہیں۔ آپ ان کی لڑائی اور اختلاف مٹانے میں مصروف ہوئے تو اس کی تاریخ کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ لگتا ہے کافی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں اشخاص کی صلح کرانے میں لگا یا معاملے کو سلجھانے میں لگا۔ بہر حال جب آپ دوبارہ اس طرف متوجہ ہوئے کہ میں تو لیلۃ القدر کی تاریخ بتانے آیا تھا تو آپ اس وقت تک وہ معین تاریخ بھول چکے تھے بلکہ حدیث میں 'بھلا دیا گیا' کے الفاظ بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولے ہی نہیں تھے بلکہ الٰہی تصرف سے اس گھڑی کی یاد اٹھا لی گئی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جھگڑے کی وجہ سے یا اختلاف کی وجہ سے اس گھڑی کا علم اٹھا لیا گیا ہے اس لئے اب معین تو نہیں لیکن اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2014ء)

....

لیلۃ القدر قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”**حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ** نے بیان فرمایا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہم حدیث سنتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر وہ دونوں مسلمان نہ لڑتے تو یہ معین تاریخیں ہمیں پتا چل جاتیں۔ لیکن اس اہم بات کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق و اتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔...... پھر صرف راتیں اور ظلمتیں ہی، اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں۔ ترقی رک جاتی ہے۔“

اسی تسلسل میں آپ نے فرمایا:

”ہر قوم کی روحانی ترقی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس قوم کی ابتدائی قربانی ہو اور اس کی ترقیات کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ کسی بھی قوم کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اس کی ترقیات کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص جتنا خدا کا پیارا ہو اتنے ہی اسے ابتلا پیش آتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلا میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ لیلۃ القدر ہی ہے۔ اس ابتلا کی وجہ سے حقیقی لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی شدت سے ہوتی ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر انسان اسی وقت جھکتا ہے جب تکلیف میں بھی ہو۔ جو تربیت اور پرورش کے دور کو پھر کامیابی سے گزارتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق و اتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہوئے ایک نئی زندگی پانے والے ہوں گے ایک نئے رنگ میں ابھریں گے۔ آپس کے اتفاق و اتحاد کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قائم رکھیں گے تو ترقی کی نئی منزلیں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2014ء)

....

لیلۃ القدر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول سے مشروط

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

”رمضان کے روزے بھی ایمان میں مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے مشروط ہیں ورنہ بھوکا رہنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی غرض نہیں ہے اور لیلۃ القدر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول سے مشروط ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے۔ صرف دنیاوی اغراض سے کہ لیلۃ القدر مجھے مل جائے تو مَیں یہ دعا کروں گا کہ میرے دنیاوی مقاصد پورے ہو جائیں۔ تو یہ غرض نہیں۔ نیکیوں کے حصول کی کوشش ہونی چاہئے۔ بلکہ سب سے مقدم دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اگست 2010ء)

....

رمضان میں کامل روحانی تکمیل اور لیلۃ القدر

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

”واضح ہو کہ جس قدر احکام شرع اسلام میں مقرر ہیں ان میں اسرار عجیبہ اور لطائف غریبہ غور کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً...... جو شَهْرُ رَمَضَانَ واسطے صیام کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں مخصوص فرمایا گیا اس میں ایک

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔

ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو اِن دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تاکہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

ایک حقیقی بندہ کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔ رمضان کے مہینے میں یہ جمعوں پر حاضری اور نمازوں پر حاضری عارضی نہ ہو۔

سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، افرادِ جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو۔

رمضان کی برکات کا تذکرہ اور اللہ تعالیٰ کی ستّاری اور مغفرت کے حصول کے لئے عملی کوششوں کی نصیحت

خدا تعالیٰ کے آگے جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور دعاؤں کے ان دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔

اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہو کر رہنا ہے انشاء اللہ اور اس میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کا طریقہ سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمارے ہاتھوں سے تو یعنی ہماری کوششوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں، عاجز بھی ہیں، کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں تو پورا نہیں کر سکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تُو بھی اپنے فضل سے ان مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگا دے جو تُو نے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں تاکہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔

وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعاؤں کے جو یہ دن مہیا فرمائے ہیں ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے۔

ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی، ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر بھی ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے کام لیتے ہوئے ہم اسلام کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر سکیں اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کا سچا خادم بن جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 رجون 2015ء بمطابق 19 احسان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ پس آج کا دن بے شمار برکتوں سے شروع ہونے والا دن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کی اہمیت کے بارے میں یہ خبر دی اور ہمیشہ کے لئے یہ خبر ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مومن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة حدیث 935)

اور پھر رمضان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شهر رمضان حدیث682)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔

لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بعض شرائط بیان فرمائیں کہ نہ ہی ان دنوں میں بیہودہ باتیں ہوں، نہ شور وشر ہو، نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہو۔ ہر برائی کے جواب میں روزہ دار کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں۔(صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894)اور مَیں خدا تعالیٰ کی خاطر ان تمام شرور سے بچتا ہوں اور جب یہ حالت ہوگی تو حقیقی رنگ میں روزہ ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر کوشش سے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔

پھر اس بات کو کہ رمضان کے مہینے کی کیا اہمیت ہے؟ کن پر روزے فرض ہیں؟ کس طرح رکھنے چاہئیں؟ کیا پابندیاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس کو قبولیت دعا کے مضمون کے ساتھ اس طرح باندھا ہے کہ فرمایا کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ(البقرة: 187) کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو بتا دے کہ میں ان کے پاس ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

پس فرمایا کہ رمضان کے دن اس قدر مبارک ہیں کہ ان دنوں کی عبادتوں کے بعد جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو کہہ دے میں بالکل قریب ہوں۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب پکارنے والا پکارتا ہے تو مَیں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ پس رمضان کے مہینے میں جو جمعے آتے ہیں ان کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے۔ دن بھی قبولیت دعا کے دن ہیں اور راتیں بھی قبولیت دعا کی راتیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں نہیں پتا کہ کون سی گھڑی قبولیت دعا کی گھڑی ہے اس لئے دن بھی اور راتیں بھی دعاؤں میں گزارو۔ پس ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو اِن دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کرلے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تاکہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلانے والا ہو۔ مَیں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہوجاؤں۔

جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس سے پہلی آیات میں جب اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فضیلت کا ذکر فرمایا کہ روزہ پہلی قوموں پر بھی فرض کیا گیا ہے اس طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کیونکہ پہلی قومیں روزہ رکھتی تھیں اس لئے تم بھی رکھو۔ بلکہ (مطلب) یہ ہے جو اس آیت کے آخر میں کہا گیا کہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو اور روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

پھر اس جگہ اس آیت کے آخر میں جو مَیں نے پڑھی، فرمایا کہ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ تاکہ رُشد حاصل کرو۔ رُشد کا مطلب ہے صحیح اور سیدھا راستہ۔ صحیح عمل اور رہنمائی کا راستہ، صحیح اخلاق۔ عقل و ذہانت کی بلوغت اور صحیح راستے پر اس کا استعمال اور اپنی اس حالت میں ہمیشگی اور پختگی حاصل کرنا۔ پس جب انسان خدا تعالیٰ کے آگے خالص ہوکر جھکتا ہے تو جہاں دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ کرتا ہے وہاں تقویٰ اور نیکی پر قائم رہتے ہوئے اپنے ایمان وایقان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنتا ہے۔

پس رمضان بے شمار برکتوں کا مہینہ ہے لیکن یہ برکتیں انہیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کریں اور ایمان میں بڑھیں۔ اگر صرف یہی نیّت ہے کہ رمضان کے جمعوں پر باقاعدگی اختیار کرلو اور بعد میں چاہے عبادتوں کی طرف توجہ ہو یا نہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول نہ کرنا ہے اور ایمان میں کمزوری دکھانا ہے۔ اور اگر اس طرح کی کمزور حالت ہے تو پھر ہمیں خدا تعالیٰ سے یہ شکوہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پس ایک حقیقی بندہ کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔ رمضان کے مہینے میں یہ جمعوں پر حاضری اور نمازوں پر حاضری عارضی نہ ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ان دنوں میں قریب آجاتا ہوں اس لئے ان دنوں کی عبادت ہی کافی ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکے میں ڈالنے والی بات ہے۔ پس اس سے ہمیں بچنا چاہئے۔ کامل عاجزی سے خدا تعالیٰ کا عبد بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو کبھی بھی دور نہیں وہ تو ہر جگہ اور ہر وقت ہے لیکن بندے کی اپنی حالت سے اس قربت کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب وہ خالص ہوکر غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے۔ اور جب یہ حالت ہوگی پھر ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی اور ہمیں وہ سب کچھ ملے گا جو اللہ تعالیٰ سے ہم مانگتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمارے لئے بہترین ہے۔

پس ہمیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوکر ہی ہم اپنے مقصود کو پا سکتے ہیں اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی ہمیں وہ پھل ملیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہم عاجزی اور انکساری دکھائیں گے، اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کو پانے کی کوشش کریں گے تو پھر پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگیں گے۔ انسان میں غلطیاں بھی ہوں۔ گناہگار بھی ہو، وہ قصوروار بھی ہو مگر جب تک اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رہے، غلطیوں کا اعتراف کرتا رہے، تقویٰ دل میں ہو تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو ڈھانپتا چلا جاتا ہے اور آخر کار ایک دن اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔

پس سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، افراد جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو۔ ایک دوسرے کے لئے جب ہم درد سے دعائیں کریں گے تو فرشتے بھی ہمارے لئے دعاؤں میں شامل ہوجائیں گے اور رمضان کی برکات کے حقیقی اور مستقل نظارے بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہے اور جب تک ہم میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت رہے گی ہماری کمزوریوں اور گناہوں کی بھی خدا تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا رہے گا اور ہم اس کی حفاظت میں رہیں گے سوائے اس کے کہ ہم گناہوں پر اتنے دلیر ہوجائیں (خدا نہ کرے کوئی ہم میں سے ہو) کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے مٹ جائے یا کسی کے دل سے بھی مٹ جائے۔ لیکن اگر ہماری کمزوری کی وجہ سے گناہ سرزد ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور خشیت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے معنی ہی خدا تعالیٰ کی محبت کے ہیں۔ پس جب تک ہم اس محبت کے اظہار کرتے رہیں گے یا اگر اپنے دل میں بھی ہم یہ محبت رکھتے ہوں گے تو تباہی سے بچے رہیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سچی محبت ہو، دھوکہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اسے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ اگر دل میں بھی محبت ہے تو کبھی نہ کبھی اس کا اظہار ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بعض چیزوں سے روکے رکھتا ہے۔ اس محبت کی وجہ سے گرتے پڑتے اس کے حکموں پر ہم عمل کرتے رہیں گے تو خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں کی محبت کی غیرت رکھتا ہے وہ بندے کو پھر ضائع نہیں ہونے دیتا اور اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان جیسا کہ میں نے کہا بالکل ہی گناہوں پر دلیر ہوجائے اور تقویٰ کا بیج بالکل اپنے دل سے نکال کر ضائع کردے تو پھر سزا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ آپ نے بار بار جماعت کے افراد کو تقویٰ پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ پھر ایسا روحانی نظام اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا جو تقویٰ کے بیج کو قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پھر رمضان کا مہینہ ہر سال میں اس بیج کے پنپنے کے لئے، پنپنے کے سامان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمادیا اور پھر ہمیں اس بیج کے نشوونما کے طریق بتاتے ہوئے اسے پھلدار بنانے کی خوشخبری بھی دے دی۔

پس اس مہینے کی برکات سے فیض اٹھانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری نااہلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو کچھ دیر کے لئے ٹالتا بھی ہے تو اس مہربان ماں کی طرح جو بچے سے اس کی اصلاح کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے روٹھ جاتی ہے اور اس میں پھر سخت غصہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب بچہ ماں کی محبت کی وجہ سے اس کی طرف جاتا ہے تو ماں گلے بھی لگا لیتی

RASHID & RASHID
Solicitors, Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت
برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street, Wimbledon, London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street, Tooting, London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

ہے بلکہ اس سے پہلے کئی دفعہ کنکھیوں سے دیکھتی بھی رہتی ہے کہ بچہ کس قسم کی حرکت کر رہا ہے، میرے پاس آتا بھی ہے کہ نہیں۔ بہرحال جب بچہ جاتا ہے تو ناراضگی دُور ہو جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو ماؤں سے بھی زیادہ بخشنے والا ہے وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ کب میرے بندے میری طرف توبہ کرتے ہوئے آئیں اور مَیں انہیں معاف کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل گئی۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب التوبة حدیث 6309)

پس یہ رمضان کا مہینہ بھی اس لئے ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اگر سارے سال کی کمزوریوں اور غلطیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف اس نیت سے آئے کہ وہ اس کی توبہ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کو گلے لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ و یحذرکم اللّٰہ نفسه حدیث 7405)

پس ایسا خدا جو ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ہے اور جس نے توبہ قبول کرنے اور اپنے بندے سے خوش ہونے کے مختلف سامان کئے ہوئے ہیں اگر بندہ ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر یہ بندے کی بدقسمتی ہے اور اس کی سخت دلی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کا نقشہ گو ان مثالوں سے کھینچا گیا ہے لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا نقشہ ان مثالوں سے بہت عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ جس پیار اور محبت سے بندے کی طرف دیکھتا ہے اس کا نقشہ ہم کھینچ ہی نہیں سکتے۔ ان حدیثوں سے بھی واضح ہے کہ مثال دینے کے باوجود کہ حقیقت میں یہ مثالیں گو محبت کا ایک بلند ترین تصور قائم کرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت اس دنیاوی مثال کے تمہارے تصور سے بہت اعلیٰ وارفع ہے اور اس کا احاطہ کرنا حقیقتاً مشکل ہے۔ انسان تو بہت کمزور اور محدود علم کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بہت بلند و بالا ہستی ہے۔ ہم تو اپنے جیسے بندوں کی بھی دلی کیفیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ کسی کے ظاہری اعمال پر ہم اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں لیکن کسی کے دل میں کسی کی محبت کی کیا کیفیت ہے یا اس کے دل میں کیا ہے یہ بیان کرنا اور جاننا بہت مشکل ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نکتے کو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کیفیت کو سمجھنے کی انسان میں کتنی صلاحیت ہے بڑے خوبصورت انداز میں اس طرح پیش فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ جس کے افعال کو بھی ہم نہیں سمجھ سکتے اس کی کیفیت محبت کو ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ اس کی ظاہری چیزوں کو بھی نہیں سمجھ سکتے تو محبت کی جو کیفیت ہے اس کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے مگر پھر بھی مثالوں سے اس کی حقیقت کو قریب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ پہلی دو مثالیں مَیں دے چکا ہوں۔ اس محبت کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ بدر کی جنگ میں جب دشمن شکست کھا چکا تھا اور جنگ تقریباً ختم تھی اور کفار کے بڑے بڑے بہادر سپاہی اپنی سواریوں پر بیٹھ کر انہیں کوڑے مار کر جلد سے جلد میدان جنگ سے بھاگنے اور مسلمانوں سے دور پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے تو اس وقت ایک عورت میدان جنگ میں بغیر کسی خوف کے پھر رہی تھی اور اس پر ایک جوش اور جنون طاری تھا اور کبھی ایک بچے کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دیکھا تو صحابہ سے فرمایا کہ اس عورت کا بچہ گم گیا ہے اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے اور ماں کی محبت اس قدر غالب ہے کہ اس کو کوئی فکر نہیں کہ یہ میدان جنگ میں ہے اور یہاں ہر طرف تباہی مچی ہوئی ہے۔ وہ عورت اس طرح دیوانہ وار پھرتی رہی۔ جس بچے کو دیکھتی اسے گلے لگا لیتی لیکن جب غور کرتی تو اس کا بچہ نہ ہوتا۔ پھر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتی۔ آخرکار اسے اپنا بچہ مل گیا۔ اس نے اسے گلے لگایا، اپنے ساتھ چمٹایا، پیار کیا اور پھر دنیا جہاں سے غافل ہو کر وہیں اسے لے کر بیٹھ گئی۔ نہ اس کو یہ فکر تھی کہ یہ میدان جنگ ہے۔ نہ اسے یہ فکر تھی کہ یہاں لاشیں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔ اس کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ ابھی پوری طرح جنگ ختم نہیں ہوئی اور اسے بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ جب اس کو اپنا بچہ مل گیا تو کس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی۔ لیکن اس سے پہلے جب بچے کی تلاش میں تھی تو کس طرح اضطراب کا اظہار ہو رہا تھا اور بے قرار ہو ہو کر دوڑ رہی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی ہے بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔ جو بندہ اپنے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اس کا ایسا دکھ ہوتا ہے جیسا اس عورت کو اپنے بچے کے کھوئے جانے کا اور پھر جب بندہ توبہ کر کے واپس آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی پہنچتی ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچے کے ملنے سے پہنچی۔ تو ہمارا خدا ہمیشہ بخشنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ہم بھی اس کی بخشش کو ڈھونڈھنے کے لئے تیار ہوں اور نکلیں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم کب اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ اگر کوئی دیر ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ کوتاہیاں صرف ہماری طرف سے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، اس کے حضور توبہ کرتے ہوئے جاتا ہے، اس سے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی مغفرت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس ضمن میں ایک جگہ یہ اہم بات بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش نہ صرف انسان کے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے بلکہ اس کے گناہوں کو بھول جاتی ہے بلکہ صرف خود نہیں بھول جاتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلوا دیتی ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ کا نام ساتر نہیں بلکہ ستّار ہے اور ستّار وہ ہوتا ہے جس میں صفت ستر کی تکرار اور شدت پائی جاتی ہے۔ بار بار جس میں بہت زیادہ شدت سے ستّاری کی کیفیت پائی جائے۔ دنیا صرف ساتر ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کسی کو کسی کے گناہ کا علم ہو تو وہ اسے بیان نہ کرے۔ پردہ پوشی کرے مگر دوسروں کے ذہن سے کوئی کسی کے گناہ کا علم نہیں نکال سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کیونکہ تمام صفات کا جامع ہے اس لئے اس نے اپنی اس صفت کے بارے میں بھی کہا کہ میں ساتِر نہیں بلکہ ستّار ہوں۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ بندوں کے گناہ معاف کر دیتا ہوں بلکہ میں لوگوں کے ذہنوں سے بھی ان گناہوں کی یاد کو نکال دیتا ہوں اور انہیں یاد بھی نہیں رہتا کہ فلاں نے کبھی فلاں گناہ کیا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ ستار نہ ہوتا تو گناہگار کے لئے جنت میں بھی امن نہ ہوتا۔ وہ ہر شخص کی طرف دیکھتا اور کہتا کہ اس کو میرے گناہ کا علم ہے۔

پس خدا تعالیٰ ستّار ہے۔ وہ فرماتا ہے مَیں نہ صرف لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہوں بلکہ لوگوں کے حافظوں پر بھی تصرف رکھتا ہوں اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی ستّاری فرمانا چاہتا ہے تو دوسروں کو کسی کا گناہ یاد ہی نہیں رہتا۔ اور اس کو لوگ ہمیشہ سے ہی نیک اور پاک صاف خیال کرتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ ستاری فرما دے۔ پس ہمارا خدا ستّار العیوب ہے اور غفّار الذنوب بھی خدا ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں بخشنے والا ہے بلکہ ہماری کھوئی ہوئی عزت واپس دینے والا بھی ہے اور اس دنیا میں عزت کو قائم کرنے والا بھی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 513 تا 515)

پس جب ایسا پیارا ہمارا خدا ہے تو کس قدر ہمیں قربانی کر کے اس کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔ کس قدر اس کا عبد بننے کی ضرورت ہے۔ پس اس بابرکت مہینے میں ہمیں اس ستّار العیوب اور غفّار الذنوب خدا کی طرف دوڑنے کی ضرورت ہے۔ اس کے آگے جھکنے کی بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان ہر کونے پر کھڑا ہمیں اپنے لالچوں میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے لیکن ہم نے اس سے مقابلہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ہر حملے سے بچنا ہے اور اسے ناکام کرنا ہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا ہے۔ تبھی ہم رمضان سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سے ہمیں جہاں ذاتی فوائد حاصل ہوں گے وہاں جماعتی ثمرات بھی ملیں گے۔ افراد جماعت کی اصلاح اور نیکیاں اور تقویٰ ہی جماعتی ترقیات پر منتج ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں گے اتنے زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے جماعتی ترقی میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔

یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری ترقی اور فتوحات دعاؤں کے ذریعہ سے ہوں گی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 58) پس جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور ان دعاؤں کے دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اپنی دعاؤں کو صرف اپنی ذات یا اپنے قریبیوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرگزار ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما کر کیا ہے۔ ہمارا کام اپنے آپ کو اس جماعت میں شامل کر کے ختم نہیں ہو گیا۔ احمدی بننے کے بعد یہی کافی نہیں کہ ہم احمدی ہو گئے اور بیعت کر لی بلکہ بہت بڑی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ جماعتی ترقی میں ہم معاون و مددگار بن سکیں۔ ہم عاجز ہیں، کمزور ہیں، اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اپنی نااہلیوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود ہم وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مقصد کے حصول کی ذمہ داری ڈالی

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہے اور یہ ذمہ داری بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کئے ادا نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے یا سمجھایا ہے کہ اگر واقعہ میں کمزور اور ناتواں ہیں اور اگر واقعہ میں جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے نہایت ہی اہم اور مشکل ہے تو سوال یہ ہے کہ ایسا کام ہم سے کس طرح سرانجام دیا جا سکتا ہے اور ادھر یہ کام اپنے اِتمام کے لئے یعنی اس کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت بڑی طاقت چاہتا ہے اور ادھر ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ پس دو باتوں میں سے ہمیں ایک تسلیم کرنی پڑے گی۔ یا تو ہم یہ مانیں کہ ہمارے ان دو دعووں میں سے ایک دعویٰ غلط ہے یعنی یا ہمارا انکسار کا دعویٰ غلط ہے ہم اتنے عاجز تو نہیں ہیں یا کام مشکل ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور اگر یہ دونوں صحیح ہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں کے سوا بھی کوئی ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔

یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ یہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس نے ضرور ہو کر رہنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کے لئے آئے یقیناً اس مقصد کو پورا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے پورا کروا کر رہنا ہے۔ اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہو کر رہنا ہے انشاء اللہ اور اس میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کا طریقہ سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمارے ہاتھوں سے یعنی ہماری کوششوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں، عاجز بھی ہیں، کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں تو پورا نہیں کر سکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تُو بھی اپنے فضل سے ان مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگا دے جو تُو نے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں تا کہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ظاہری آلہ بنایا ہے ورنہ اصل آلۂ کار جس نے دنیا کو فتح کرنا ہے وہ کوئی اور آلہ ہے لیکن ایک درد ان فتوحات کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے دلوں میں بہرحال ہونا چاہئے اور وہ درد دعاؤں کی صورت میں ہمارے دلوں سے نکلنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی کہ ہماری مثال وہی ہے جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر اٹھا کر بدر کے دن پھینکے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال:18) کہ تمہارا کنکر پھینکنا تمہارا کنکر پھینکنا نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا کنکر پھینکنا تھا۔ تمہارے پھینکے ہوئے کنکر تو تھوڑی دور جا کر گر پڑتے۔ مگر یہ تم نے نہیں پھینکے بلکہ ہم نے پھینکے تھے۔ اِدھر کنکر پھینکنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چلا اُدھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آندھی کو چلا دیا اور اس وجہ سے آندھی نے کروڑوں اور اربوں کنکر اٹھا کر کفّار کی آنکھوں میں ڈال دیئے۔ نتیجۃً ان کی آنکھیں بند ہو گئیں اور وہ حملہ میں ناکام ہوئے۔ غرض ان مٹھی بھر کنکروں کے پیچھے اصل طاقت خدا تعالیٰ کی قدرت تھی۔ پس ہماری حیثیت بھی بدر کے ان کنکروں کی سی ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مٹھی میں لیا تھا اور کفّار کی طرف پھینکا تھا۔ اُن کنکروں نے کفّار کو اندھا نہیں کیا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکے تھے بلکہ ان کنکروں نے اندھا کیا تھا جو آندھی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اڑائے تھے۔

پس ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہمارے سوا کوئی آلہ ہے جس نے یہ بڑا کام کرنا ہے اور اس کا بہترین نتیجہ نکالنا ہے اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس بہترین نتیجے کے لئے کوئی دوسرے سامان پیدا کئے گئے ہیں جنہوں نے اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے اور وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی چیز ہے جس پر ہماری کامیابی مقدر ہے۔

پس دعاؤں کے یہ دن جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائے ہیں ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی کے وہ کنکر بن جائیں جن کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے کروڑوں کنکروں کی آندھی چلا دی تھی اور کفار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور کر کے ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی فرمائے اور اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ ہم اپنا مقصود پانے والے ہوں۔ اور ہماری کمزوریوں اور غفلتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا جلال پوشیدہ نہ ہو۔ ہماری کوتاہیاں غیروں کو خوشی کے مواقع فراہم کرنے والی نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے جلال اور اپنی عزت کے ظہور کے لئے ہمارے کمزور ہاتھوں میں وہ طاقت پیدا کر دے جو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 509 تا 511)

پس ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی، ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود سے انکاری ہوتی جا رہی ہے، خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والی بنے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر بھی ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے کام لیتے ہوئے ہم اسلام کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر سکیں اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کا سچا خادم بن جائے اور دنیا کی خواہشات ہمارے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر لیں۔ ہمارے دل اس جذبے سے لبریز ہوں کہ ہم نے دین کو بلند کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال اور صلاحیتوں میں ایسی طاقت اور قوت پیدا فرما دے کہ دشمن کی طاقت اور قوت ہمارے مقابلہ میں ہیچ اور ذلیل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کر دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کبھی توڑنے والے نہ ہوں۔ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی میرے حکموں پر عمل کرو، مجھ پر ایمان کامل کرو۔ نیکیوں اور بھلائیوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جائے۔ تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے۔ ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو وہ اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنا دے۔

☆......☆......☆

بینن (مغربی افریقہ) کے کانڈی ریجن میں نومبایعین کے جلسہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

رپورٹ: قمر رشید۔ مبلغ سلسلہ۔ بینن

Kangan گاؤں 'گوگونو' کمیون کا ایک گاؤں ہے۔ یہ گوگونو شہر سے تقریباً 8 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جنوری میں ہمارے لوکل مشنری مکرم موئی بی کریم صاحب اور مکرم عیسیٰ قاسم صاحب کی مشترکہ کوشش سے جماعت کا پیغام اس گاؤں میں پہنچا اور گاؤں والوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

3 مارچ 2015ء کو مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب کے زیر صدارت یہاں ایک جلسہ نومبایعین منعقد کیا گیا۔ 10 بجکر 15 منٹ پر مکرم امیر صاحب بینن اپنے وفد کے ہمراہ گاؤں پہنچے۔ گاؤں والوں نے مکرم امیر صاحب کا والہانہ استقبال کیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم بانی ابراہیم صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 190 تا 195 کی تلاوت کی۔ فرنچ ترجمہ اور وہاں کی لوکل زبان میں ترجمہ ایک خادم مکرم مساری کریم صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں گاؤں کے امام نے اپنی تقریر میں مکرم امیر صاحب بینن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ بینن میں مسلمانوں کے نمائندے کی حیثیت سے وہ مکرم امیر صاحب کی گاؤں میں تشریف آوری پر انتہائی مشکور ہے۔

اس کے بعد گاؤں کے چیف نے اپنی تقریر میں امیر صاحب بینن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن نہایت بابرکت ہے۔ اس گاؤں میں اسلام کی ترقی ہو رہی ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی مرہون منت ہے۔ گاؤں کے امام صاحب کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس علاقہ میں اسلام کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں اور ان کی وساطت سے جماعت احمدیہ بینن کے امیر آج ہم میں موجود ہیں۔

اس تقریر کے بعد ایک اور دوست مکرم گیدا ابراہیم صاحب نے پورے گاؤں کی طرف سے مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پورا گاؤں دعا کرتا ہے کہ امیر صاحب کا یہ دورہ اس علاقے میں ترقی و خوشحالی لانے والا ہو۔ اور یہ علاقہ اسلام کی تعلیم کا گہوارہ بننے والا ہو۔ آمین

اس کے بعد لوکل مشنری مکرم حسن یحییٰ صاحب نے مالی قربانی کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے احباب جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات حسنہ سے متعلق بتایا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب بینن نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز سورۃ الجمعۃ کی ابتدائی چند آیات کی تلاوت اور تشریح سے کیا۔ آپ نے بتایا کہ سورۃ الجمعۃ میں آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کی آمد کا ذکر ملتا ہے جس کی آمد کا مقصد اسلام کا احیائے نو تھا۔

آپ نے گاؤں والوں کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مہدی اور مسیح حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہیں۔ سورۃ الجمعہ کی مفصل تشریح کے بعد آپ نے اپنی تقریر کے آخر پر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے موافق خلافت کے قیام کا ذکر کیا اور احباب کو خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تقریر کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد گاؤں والوں کا تیار شدہ کھانا احباب میں تقسیم کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام میں 337 مرد و خواتین نے شرکت کی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان نئے احمدیوں کے علم و ایمان میں اضافہ ہوتا رہے اور ان کو خدا تعالیٰ ثبات قدم عطا کرے۔ آمین۔

☆......☆......☆

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیاوآخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 8

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں صحابہ وصحابیات نے آپؐ کی مستجاب دعاؤں سے بے پناہ فیض پایا۔اسی طرح آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے اور خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ آخرین کی جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے فیضیاب ہورہی ہے۔قرآن مجید کی سورۃ الجمعہ (آیات 3-4) میں اللہ تعالیٰ نے آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس بعثت کی خبر دی تھی وہ آپؐ کے غلام کامل اور عاشق صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ سے پوری ہوئی اور ایک دفعہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بعثت ثانیہ کے ذریعہ آپ کے فیوض وبرکات کا دروازہ کھولا گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے اس مضمون پر بہت ہی پُر معرفت اور بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ ذیل میں آپ کی تحریرات اور فرمودات میں سے چند ایک ہدیۂ قارئین ہیں جن سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور آپ کے بعد خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ ہی وہ خوش نصیب جماعت ہے جو باطنی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی توجہ سے فیضیافتہ ہے اور خلافت علی منہاج نبوت کے موعود آسمانی نظام سے وابستہ برکات اور مستجاب دعاؤں سے حصّہ پانے والی ہے۔

....

جیسا آنحضرتؐ کا فیض صحابہ پر جاری ہؤا ایسا ہی مسیح موعودؑ کی جماعت پر ہوگا

۞......حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''...... **ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں** اور اس پر نصّ قطعی آیت کریمہ **واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (الجمعة: 4)** ہے۔تمام اکابر مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہونگے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اور ہدایت پائیں گے۔ پس جبکہ یہ امر نصّ صریح قرآن شریف سے ثابت ہؤا کہ **جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہؤا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا** تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔ اور اس تقریر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ **ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔** ...... یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی انتظار کررہے ہیں مگر قرآن شریف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے۔اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے **اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمد مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہوکر ایسا ہی افاضہ کرے گا جیسا کہ وہ ہزار پنجم میں افاضہ کرتا تھا۔** اور مبعوث ہونے کے اس جگہ یہی معنی ہیں کہ جب ہزار ششم آئے گا **اور مہدیٔ معہود اس کے آخر میں ظاہر ہوگا تو گو بظاہر مہدی معہود کے توسّط سے دنیا کو ہدایت ہوگی لیکن دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نئے سرے اصلاح عالم کی طرف ایسی سرگرمی سے توجہ کرے گی کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ مبعوث ہوکر دنیا میں آگئے ہیں۔یہی معنے اس آیت کے ہیں کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔''**

(تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 249-248۔حاشیہ)

....

۞......اسی طرح آپ علیہ السلام نے سورۃ الجمعہ کی آیات 3-4 کی تفسیر میں فرمایا:

''اِس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہوچکے تھے اور علومِ حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہوگئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دُور جا پڑے تھے۔تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا۔اور اس رسول نے اُن کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے اُن کو مملو کیا۔یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک پہنچایا اور خدا شناسی کے نُور سے اُن کے دلوں کو روشن کیا۔اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا اُن کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔یعنی جو کچھ صحابہؓ نے دیکھا وہ اُن کو بھی دکھایا جائے گا۔یہاں تک کہ اُن کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہوجائے گا اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ **لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِنْ فَارِس۔** یعنی اگر ایمان ثریّا پر یعنی آسمان پر بھی اُٹھ گیا ہوگا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اُس کو واپس لائے گا۔یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے۔اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ اِس حملہ کا لوگوں کے ایمان پر بہت بُرا اثر ہوگا۔وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اُس دجّال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہوجائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدید ایمان ہوگا۔ کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ **پس جس حالت میں مسیح موعود اور فارسی الاصل کا زمانہ بھی ایک ہی ہے اور کام بھی ایک ہی ہے یعنی ایمان کو دوبارہ قائم کرنا اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی فارسی الاصل ہے اور اُسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔** (الجمعة: 4) اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے **اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔اوّل صحابۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے اُن میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک رُوح رہ گئے۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہؓ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا۔**

اور آیت **اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ** میں جو اس گروہ کو **مِنْھُمْ** کی دولت سے یعنی صحابہؓ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصّہ دیا گیا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھے اور پیشگوئیاں مشاہدہ کیں ایسا ہی وہ بھی مشاہدہ کریں گے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصّہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ آج کل ایسا ہی ہؤا کہ **تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا......سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوّت کا اور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔** ......اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو **اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ** کے لفظ سے مفہوم ہورہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پُورا ہوتا۔

اور آیت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جیسا کہ یہ جماعت مسیح موعود کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مشابہ ہے ایسا ہی جو شخص اس جماعت کا امام ہے وہ بھی ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیٔ موعود کی صفت فرمائی کہ وہ آپ سے مشابہ ہوگا اور دو مشابہت اُس کے وجود میں ہوں گی۔ایک مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام سے جس کی وجہ سے وہ مسیح کہلائے گا اور دوسری مشابہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کی وجہ سے وہ مہدی کہلائے گا''۔

(ایّام الصلح۔روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 307-304)

....

۞......اسی طرح فرمایا:'' رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعة: 4) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اَور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہؤا۔یہ **تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرّف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خداتعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔**

بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنَ الْاُمَّۃِ بلکہ یہ فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعة: 4) اور ہر ایک جانتا ہے کہ مِنْھُمْ کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔لہٰذا وہی فرقہ مِنْھُمْ میں داخل ہوسکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 501-502)

....

۞......اسی طرح سورۃ الجمعہ کی آیات 3و4 کی تفسیر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں فرمایا:

''اس جگہ یہ نکتہ یاد رہے کہ آیت وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں اٰخَرِیْن کا لفظ مفعول کے محل پر واقع ہے گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدّرہ کے یوں ہے **ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ یُعَلِّمُ الْاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔** یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور بھی ہیں جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور **جیسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے۔** یعنی وہ لوگ ایسے زمانہ میں آئیں گے کہ جس زمانہ میں ظاہری افادہ اور استفادہ کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا اور مذہب اسلام بہت سی غلطیوں اور بدعتوں سے پُر ہوجائے گا اور فقرا کے دلوں سے بھی باطنی روشنی جاتی رہے گی۔تب خدا تعالیٰ کسی نفس سعید کو بغیر وسیلہ ظاہری سلسلوں اور طریقوں کے صرف نبی کریمؐ کی روحانیت کی تربیت سے کمال روحانی تک پہنچا دے گا اور اس کو ایک گروہ بنائے گا اور وہ گروہ صحابہ کے گروہ سے نہایت شدید مشابہت پیدا کرے گا کیونکہ وہ تمام و کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی زراعت ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ان میں جاری وساری ہوگا اور صحابہ سے وہ ملیں گے یعنی اپنے کمالات کے رو سے اُن کے مشابہ ہوجائیں گے اور ان کو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہی موقعے ثواب حاصل کرنے کے حاصل ہوجائیں گے جو صحابہ کو حاصل ہوئے تھے اور بباعث تنہائی اور بےکسی اور پھر ثابت قدمی کے اسی طرح خدا تعالیٰ کے نزدیک صادق سمجھے جائیں گے کہ جس

طرح صحابہ سمجھے گئے تھے............

اور اگر یہ کہا جائے کہ **اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ** کا لفظ جمع ہے پھر ایک پر کیونکر اطلاق پا سکتا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا ایک پر اطلاق کر دیا ہے کیونکہ آپؐ نے اس آیت کی شرح کے وقت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ فارس کے اصل سے ایک ایسا رَجُل پیدا ہوگا کہ قریب ہے جو ایمان کو ثریّا سے زمین پر لے آوے یعنے وہ ایسے وقت میں پیدا ہوگا کہ جب لوگ بباعث شائع ہو جانے فلسفی خیالات اور پھیل جانے دہریت اور ٹھنڈے ہو جانے الٰہی محبت کے ایمانی حالت میں نہایت ضعیف اور نکمّے ہو جائیں گے۔ تب خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ سے اور اس کے وجود کی برکت سے دوبارہ حقیقی ایمان لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے گا۔ گویا گمشدہ ایمان آسمان سے پھر نازل ہوگا۔ اور قرآن کریم میں جمع کا لفظ واحد کے لئے آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُمّت کہا گیا ہے حالانکہ وہ ایک فرد تھے۔ ماسوا اس کے اس آیت میں اس تفہیم کی غرض سے بھی یہ لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ تا ظاہر کیا جائے کہ وہ آنے والا ایک نہیں رہے گا بلکہ وہ ایک جماعت ہو جائے گی جن کو خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہوگا اور وہ اس ایمان کی رنگ و بو پائے گی جو صحابہ کا ایمان تھا‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 220-208)

....

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا اقتباسات سے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے مقام و مرتبہ پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے جب یہ فرمایا کہ ’’آیت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جیسا کہ یہ جماعت مسیح موعود کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مشابہ ہے ایسا ہی جو شخص اس جماعت کا امام ہے وہ بھی ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے‘‘۔ تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری ہونے والی خلافت حقّہ کی عظمت اور اس کے اعلیٰ و ارفع مقام کا بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خلفاء بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں اور ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسّط سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اور تمام فیوض و برکات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے جاری و ساری ہیں۔ اس بات پر جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہونا چاہئے وہاں خلافت کے ساتھ رابطہ اور تعلق میں اس عظیم مرتبہ و مقام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا بھی بہت اہم اور ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مبایعین خلافت کو اس کی توفیق بخشے۔

....

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی بیعت میں داخل ہونے والوں کے لئے ایک عظیم فائدہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدا تعالیٰ کے حکم سے بیعت کے لئے اشتہار دیا تو اس میں یہ تحریر فرمایا کہ:

❁...... ’’مَیں اس جگہ ایک اَور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ **جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غمخوار ہوں گا۔ اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔** یہ ربّانی حکم ہے جو آج مَیں نے پہنچا دیا۔‘‘

(اشتہار یکم دسمبر 1888ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 188۔ ایڈیشن 1986ء مطبوعہ انگلستان)

....

❁......اسی طرح فرمایا:

’’بیعت سے غرض یہ ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارفِ حقّہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضا مندی باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف و برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ **بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اس طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔**‘‘

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 498)

....

❁......حضور علیہ السلام نے جب سلسلہ بیعت کے لئے 4 مارچ 1889ء کو اشتہار دیا تو اس میں اس جماعت کے قیام کی غرض و غایت کا نہایت تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ:

’’یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور اُن کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو...... **خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اُس قدّوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور اُن کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور اُن کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدائے تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے** اور اُن کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روح خبیث کی تسخیر سے اُن کی نجات چاہوں کہ جو نفس امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ **سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ اُن کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور اُن کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔** اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُن کے لئے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا۔ یہاں تک کہ اُن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک اُن میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اُسی کو ہے۔ **فَالْحَمْدُ لَهٗ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا اَسْلَمْنَا لَهٗ۔ هُوَ مَوْلَانَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرِ۔**‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 196 تا 198۔ ایڈیشن 1986ء مطبوعہ انگلستان)

....

❁......ایک موقع پر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’**جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مَیں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں۔** دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔ جہاں تک قضا و قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچا لے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کر لے گا کہ مَیں اَب اَور ہوں۔...... اللہ تعالیٰ نے تطہیر کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 100۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے۔ **وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ** (الجمعة: 4) مفسّروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے۔ اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہوگی اور وہ مسیح موعودؑ کے ساتھ نہیں درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہیں۔ کیونکہ مسیح موعودؑ آپؐ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیلِ تبلیغِ اِشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہوگا۔ اس لئے **ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سِوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔** اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (البقرة: 195)۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 405۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

ماں سے بڑھ کر شفیق، ہمدرد اور غمخوار

حضور علیہ السلام اپنی جماعت کے آرام و آسائش کے لئے کس قدر غم اور فکر کرتے اور ان کی بھلائی کے لئے اور ہموم و غموم سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت بیقراری سے دعائیں کرتے تھے۔ آپ کی قلبی کیفیت کیا ہوتی تھی اس کا کسی قدر اظہار آپ کے ذیل کے ارشادات سے ہوتا ہے۔ اور فی الواقعہ یہی کیفیت آپ کے بعد آپ کے مقدس خلفاء کی مبارک زندگیوں میں بھی دیکھنے میں آتی ہے۔

❁......حضور علیہ السلام نے 30؍دسمبر 1897ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اصل بات یہ ہے کہ **ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے** اور یہ بات ہمارے روزمرّہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً اُنگلی ہی میں دَرد ہو تو سارا بدن بے چین اور بیقرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح **ہر وقت اور ہر آن مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچّوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔** اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شاملِ حال ہو جاتا ہے اور **جُوں جُوں احباب کی کثرت ہوتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شاملِ حال نہ ہو کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی، کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو اُن کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔** اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 66۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم

❁......حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ جس قدر یہ سلسلہ بڑھتا جاتا ہے اس قدر میرے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں اور متعلقین کا غم اور فکر بڑھ رہا ہے اور ہر روز کسی نہ کسی عزیز یا دوست کی تکلیف کی کوئی نہ کوئی خبر آ جاتی ہے تو مَیں اس سے سخت کرب اور بے آرامی میں رہتا ہوں اور بعض وقت تو یہاں تک حالت ہوتی ہے کہ نیند بھی نہیں آتی۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 288۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

زندگی کا مقصد اعلیٰ

❁......حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ **یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی**

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ جرمنی 2015ء۔ از صفحہ 2

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "بیت السبوح" میں تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے "مسجد بیت الواحد" کے افتتاح کے پروگرام کو coverage دی۔

مسجد بیت الواحد Hanau کے افتتاح کی خبریں میڈیا میں

❁ ......**Bild اخبار نے مسجد بیت الواحد کے افتتاح کے حوالے سے خبر دیتے ہوئے لکھا:**

یہ جرمنی کا سب سے بڑا روزنامہ ہے اور اس نے اپنے علاقائی ایڈیشن میں مسجد کے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے 64 سالہ روحانی پیشوا خلیفہ مرزا مسرور احمد لندن سے تشریف لائے۔ لارڈ میئر نے کہا کہ پہلے پہل لوگوں میں خوف پایا جاتا تھا۔ لیکن شفافیت، openness، اور متعلقہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ ہم اس کو جلد ہی ختم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ پھر لکھا ہے کہ میئر نے بتایا کہ وہاں 127 اقوام اور 20 مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آزادیٔ ضمیر اور مذہب کی حمایت کرتے ہیں۔ رواداری ایک چیلنج ہے جو ہر روز ہمیں نئے سرے سے سر کرنا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے تعصبات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

His Holiness مرزا مسرور احمد نے کہا:

یہاں اب کوئی مادی چیزیں فروخت نہیں کی جائیں گی۔ یہ اب خدا کا ایک گھر ہے۔ اس میں وہ چیزیں پیش کی جائیں گی جو بلند اور خوبصورت اخلاقی اقدار کو ظاہر کریں۔ محبت، ہم آہنگی، اور ہمدردی اس گھر سے پھیلیں گے۔ ہم تمام انسانوں کے لئے، جو مشکلات کا شکار ہوں، حاضر ہیں۔ یہ مسجد تمام انسانوں اور مذاہب کے لئے کھلی ہے۔

لیکن انہوں نے خبردار بھی کیا کہ اگر ہماری صفوں میں کسی نے بدامنی پھیلانے کی کوشش کی تو ہم ملکی قوانین کے مطابق اس کے خلاف اقدام اٹھائیں گے۔ دنیا کو تشدد اور انتہا پسندی کی ضرورت نہیں۔ امن ایک بڑی دولت اور مطمح نظر ہے۔

اخبار نے اس کے ساتھ مسجد کی تصویر اور حضور کی تصویر دی ہے۔

....

Hanau کے مقامی اخبار Hanauer Anzeiger نے اپنی 29 مئی 2015ء کی اشاعت میں قریباً نصف صفحہ کی خبر دی ہے۔

☆......مومنین کے لئے ایک بڑا دن......☆

لکھا ہے کہ خلیفہ، جنہیں ان کے پیروکار اور لارڈ میئر عزت سے Your Holiness کہہ کر مخاطب کرتے ہیں، نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی جماعت ایک پُر امن جماعت ہے۔ اس جماعت کا ایک اہم ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہے۔ 200 سے زائد مہمانوں اور کم از کم اتنے ہی ماننے والوں کے سامنے برطانیہ سے آنے والے خلیفہ نے مذاہب کے درمیان صلح اور توازن کی نصیحت کی۔ کہا کہ احمدی مسلمانوں کا فرض ہے کہ انسانوں کی خدمت کریں۔ ان کی مساجد اور مراکز غیر مسلموں کے لئے بھی کھلے ہیں۔ لیکن ہر دنیاوی حکومت کا بھی یہ کام ہے کہ تمام عبادتگاہوں کی حفاظت کرے، خواہ وہ عیسائی ہوں، یہودی، مسلمان، بدھ یا کوئی اور۔ حضرت مرزا مسرور احمد نے کہا کہ دنیا کو لڑائی، استحصال اور انتہا پسندی کی ضرورت نہیں۔ دنیا کو محبت، صبر و تحمل اور امن کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد اخبار نے جماعت کے قانونی سٹیٹس، سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم اور لارڈ میئر کی تقریر وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ امیر صاحب جرمنی اور شعبہ سو مساجد کے کارکنان کا ذکر ہے۔ اسی طرح مسجد کی تفصیلات، لاگت وغیرہ بتائی ہے۔

....

Echo اخبار نے مسجد بیت الواحد کے افتتاح کے حوالے سے خبر دیتے ہوئے لکھا

صوبہ ہیسن کی وسیع ترین مساجد میں سے ایک کا بدھ کے روز افتتاح ہوا جس میں جماعت کے روحانی سربراہ شامل ہوئے۔ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد لندن سے تشریف لائے تھے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے جو کہ پہلی اور اب تک واحد مسلمان تنظیم ہے جس کے پاس مخصوص قانونی سٹیٹس موجود ہے اور اس طرح عیسائی فرقوں کے برابر ہے۔ مسجد کے متعلق بتایا ہے کہ اس میں 500 افراد کے عبادت کرنے کی گنجائش ہے۔ خلیفہ نے نماز کی امامت کی اور اس کے بعد لارڈ میئر کے ساتھ اخروٹ کے دو درخت لگائے۔ لارڈ میئر Kaminsky نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ مسجد اس بات میں مد ثابت ہو کہ مختلف مذاہب اور پس منظر کے لوگ ڈائیلاگ کے ذریعہ ایک دوسرے کو بہتر طور پر جان سکیں اور تعصبات کم ہوں۔ جماعت احمدیہ کے بیان کے مطابق جمعہ کا خطبہ جرمن زبان میں بھی ہوگا۔ یہ اس بات کا ایک نشان ہوگا کہ احمدی مسلمان جرمنی میں جذب ہونا چاہتے ہیں۔ صوبہ ہیسن میں جماعت کی 15 مساجد ہیں۔

....

Hanau کے ہی ایک اور مقامی اخبار Hanauer Post نے 29 مئی 2015ء کی اشاعت میں قریباً نصف صفحہ کی خبر دی

☆......خلیفہ کی آمد کی وجہ سے آنسو......☆

☆......مسجد کے افتتاح پر اظہار جذبات......☆

ایک احمدی نوجوان نوید احمد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس نے فرینکفرٹ سے آ کر طوعی طور پر ڈیوٹی کی تا کہ وہ خلیفہ کو ایک نظر دیکھ سکے۔ ورنہ اسے اس کا موقع نہیں ملنا تھا۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ان کے عالمی سربراہ کا دورہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ایک نوجوان نے کہا کہ یہاں موجود ہونا اور ان کو دیکھ سکنا میرے لئے سب کچھ ہے۔ یہ بہت جذباتی کیفیت ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا نے منتخب کیا ہے۔ مسجد میں نماز پڑھتے وقت اپنے پیشوا کے ساتھ نئے قالین پر گھٹنے ٹیکتے اور اپنے خدا سے بات کرتے ہوئے بہت سے مَردوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

اخبار نے مسجد کی عمارت کی تفصیل اور مہمانوں کا بھی ذکر کیا اور لکھا کہ تقریب کے دوران اکثریت مہمانوں کی تھی۔ خلیفہ نے اپنی تقریر میں کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کھلے دل کے لوگ ہیں اور ہمیں یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہاں ایک بینر پر لکھا تھا وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور اس بات پر مرزا مسرور احمد نے اپنی تقریر میں زور دیا۔ احمدی مسلمانوں کی اعلیٰ اخلاقی اقدار ہیں۔ ہم مدد کرنے کو تیار اور اپنے ہمسایوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم ایک ہم آہنگی اور محبت کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں اور کوئی بدامنی پیدا نہیں کرتے۔ خلیفہ نے Hanau مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد اخبار نے لارڈ میئر کی تقریر کا ذکر کیا ہے۔

....

اخبار Gelenhäuser Neue Zeitung

☆......جرمنی کی سب سے خوبصورت آلڈی......☆

آلڈی (Aldi) وہ سپر مارکیٹ ہے جو اب مسجد میں تبدیل کی گئی ہے اور جرمنی بھر میں بہت مشہور ہے۔

کبھی یہاں لوگ روزمرہ کی ضرورت کی چیزیں خریدنے آتے تھے۔ اب یہاں وہ کچھ پیش کیا جائے گا جو پیسے سے نہیں خریدا جاسکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے، جو کہ مسلمان مذہبی تنظیم احمدیہ مسلم جماعت کے مذہبی پیشوا ہیں، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جگہ جہاں لوگ عبادت کے لئے اکٹھا ہوا کریں گے پہلے ایک سپر مارکیٹ تھی۔

اس کے بعد اخبار نے مسجد اور جماعت کا مختصر تعارف دیا ہے۔

....

ٹیلیویژن چینل RTL نے 29 مئی 2015ء کی شام کو حضور انور کا مختصر انٹرویو نشر کیا

اس چینل پر 2 منٹ 23 سیکنڈ کی خبر اسی دن نشر ہوئی۔ خبر میں مسجد کے افتتاح کے مناظر، احباب جماعت اور نظمیں پڑھنے والی بچیوں کو دکھایا گیا ہے۔ حضور کی آمد، تقریب میں شمولیت، نماز پڑھانے کے مناظر ہیں۔ حضور کا یہ بیان دکھایا کہ ہم ساری دنیا اور یورپ میں مساجد تعمیر کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کو اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرسکیں۔

اسی طرح اس میں بتایا گیا ہے کہ یہاں پہلے سپر مارکیٹ تھی اور مسجد کی تعمیر ہوئی۔

....

اس مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے کل 50 خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اکثر اخبارات نے افتتاح سے پہلے بھی ایک خبر دی تھی کہ افتتاح ہونے والا ہے اور پھر دوبارہ خبر دی ہے۔

☆ ☆ ☆

28 مئی 2015ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں مقیم ہیں دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ فیکس اور ای میلز کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

نماز ظہر تک حضور انور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوپہر دو بجے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 137 افراد اور 27 افراد نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر 164 افراد نے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعت سے آنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں Köln، München، Trier، Stade، Osnabrück، Marburg، Hattersheim، Bocholt، Koblenz، Kassel، Friedberg، Erfurt، Ahaus، Aalen، Neufahrn، Wiesbaden، Freinsheim، Kreuznach اور Viersen، Bocholt، Waldshut سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے کاروبار اور مختلف معاملات کے لئے رہنمائی حاصل کی۔

طلباء و طالبات نے تعلیمی میدان اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

پاکستان سے آنے والی ایک فیملی جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور خاتون مسلسل رو رہی تھیں۔ کہنے لگیں کہ جب سے ہوش سنبھالا ہے ہم نے حضور انور کو TV پر ہی دیکھا ہے۔ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات میرے لئے ناقابل بیان ہیں کہ میں اتنی خوش نصیب ہوں کہ حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور چند گھڑیاں حضور انور کے قرب کی نصیب ہوگئی ہیں۔ اللہ یہ سعادت اس فیملی کے لئے مبارک کرے۔

بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اپنے پیارے آقا کا دیدار اور پھر قرب کے یہ چند لمحات نصیب ہو رہے ہیں۔ یہ مبارک لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ان کی ساری زندگی ایک طرف اور یہ مبارک لمحات ایک طرف اور ان کا کوئی بدل نہیں۔ اللہ کرے کہ ہم ان مبارک لمحات کی قدر اور حفاظت کرنے والے ہوں یہ صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے

لئے بھی سرمایہ ہیں۔ ان لمحات کی برکتوں سے ہماری نسلیں بھی حصہ پائیں گی اور بامراد ہوں گی۔ انشاء اللہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

تقریب آمین

نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

شمائل احمد منیر، فراز احمد میر، عدیل احمد، نوریز علی منظور، جلیس احمد ظفر، جاذب احمد ظفر، زین مظفر، کامران اظہر کاہلوں، احمد رحمان، آزین شہزاد شیخ، ذیشان عمر، سید سفیر احمد، عثمان محمود، علی سفیان چوہدری، عاشر احمد ناصر، افراسیاب نسیم۔

عاتکہ احمد، مدیحہ اطہر، رانیہ احمد، لائبہ ملک، مشعل اعوان، سجل خان، عافیہ چوہدری، عطیہ ملہی، مسفرہ ناصر۔

تقریب آمین میں حصہ لینے والے یہ بچے جرمنی کی مختلف جماعتوں Darmstadt، Dietzenbach، Riedstadt اور Taunus سے آئے تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

29 مئی 2015ء بروز جمعۃ المبارک

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام 'بیت السبوح' کے قریب ہی واقع ایک سپورٹ ہال Sport and Freizeitzentrum Kalbach میں کیا گیا تھا۔ یہ سپورٹ ہال بڑا وسیع و عریض ہال ہے۔ اس کے ایک حصہ میں مرد حضرات کے لئے انتظام تھا اور دوسرے حصہ میں خواتین کے لئے انتظام تھا۔ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی اس سپورٹ سینٹر پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض فیملیز تو بڑے لمبے سفر طے کرکے آئی تھیں۔ کولون (Köln) سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر، ہائیڈل برگ (Heidelberg) سے آنے والی یکصد کلومیٹر، کوبلنز (Koblenz) سے آنے والی 135 کلومیٹر، Bonn سے آنے والے 180 کلومیٹر، کاسل (Kassel) سے آنے والے دوصد کلومیٹر اور ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والے احباب پانچصد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

جمعہ پر مجموعی حاضری 8700 تھی جس میں سے 5500 مرد احباب اور 3200 خواتین تھیں۔ احباب جماعت کی آمد کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔

آج کا خطبہ جمعہ اس سپورٹ ہال سے براہ راست MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہو رہا تھا اور اس کے مختلف زبانوں کے تراجم بھی حسب طریق Live نشر ہو رہے تھے۔

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح سے سپورٹ ہال Kalbach کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سپورٹ ہال تشریف آوری ہوئی جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں اُمّتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ اسلام کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ تائید و نصرت بھی جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ خلافت کی نعمت اسلام کے اوّل دور میں اُس وقت چِھن گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔

حضور نے فرمایا کہ جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 19 جون 2015ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے)

....

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس 'بیت السبوح' تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 152 افراد اور 34 احباب نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر کل 199 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

ریحان احمد، کامران طاہر، بنیامین ساحل کلیم، صبور عطاء القدوس، تفرید احمد، مبرور احمد ناصر، شہریار احمد خورشید، فاران طاہر، معظم زیب رانا، رمیز عبید، وہاب سعید، عاطف احمد جاوید، ثاقب احمد جاوید، نجیب الدین عمر احمد۔

تہمینہ بشریٰ حسن، زوہا سلیم، صبیحہ رحمان، شافیہ ثاقب شیخ، تاشفہ محمود، فریحہ ندرت ملک، آمنہ غفار، امۃ المصور رزاق، حنا کنول، علیشہ اقبال۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

.................................(باقی آئندہ)

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے 2015ء میں شائع شدہ چند نئی کتب

❁ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی معرکہ آراء کتاب حقیقۃ الوحی میں ضمیمہ کے طور پر ایک فصیح بلیغ عربی حصہ الاستفتاء کے نام سے شامل فرمایا جس میں مسلمانوں کی خستہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کے غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے جانے والے انتظام اور معاندین کے انجام کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اصلاح خلق کے لئے مجھے مامور فرمایا ہے اور میرے ساتھ اس کی تائید و نصرت اور وعدے و بشارتیں ہیں۔ کتاب میں حضور نے اپنی چند پیشگوئیاں اور الہامات بھی درج فرمائے ہیں۔ کتاب ہذا عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ 239 صفحات پر مشتمل ہے۔ جو نظارت نشر و اشاعت نے پہلی بار شائع کی ہے۔

....

❁ خطبات طاہر جلد چہارم:

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات جمعہ کی یہ جلد 1985ء کے معرکہ آراء، بصیرت افروز خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ اس سال جہاں دشمن مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا وہاں جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور جماعت اکناف عالم میں وسعت کے نئے دور میں داخل ہو رہی تھی۔ اس سال کے خطبات میں حضورؒ نے جماعت کے خلاف شائع کردہ حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض بنام ''قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ اور خلاف اسلام سرگرمیاں روکنے کے لئے حکومت کے اقدامات'' کے بے بنیاد اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے اصل حقائق پیش فرمائے جو احباب جماعت اور نئی نسل کیلئے بہت اہم اور ازدیاد علم و عرفان کا باعث ہیں۔ طاہر فاؤنڈیشن کی مرتبہ یہ جلد 1026 صفحات پر مشتمل پہلی بار نظارت نشر و اشاعت نے عمدہ کاغذ اور پرنٹنگ کے ساتھ شائع کی ہے۔

....

❁ انوار العلوم جلد 19:

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عظیم الشان تصنیفات کی یہ 19 ویں جلد ہے جو فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے جس میں حضور کی 1947-48ء کی تقاریر و تحریرات شامل ہیں۔ اس میں اقوام عالم کی قیادت و راہنمائی کے لئے بلند پایہ مضامین درج ہیں جن کے مطالعہ سے علم و معرفت میں ترقی کے ساتھ جماعتی خدمات و تاریخ سے آگاہی ہوتی ہے۔ یہ کتاب نظارت نشر و اشاعت نے پہلی بار شائع کی ہے جو 616 صفحات پر مشتمل ہے۔

☆......☆......☆

بقیہ: ...... **لیلۃ القدر** .... از صفحہ نمبر 4

عجیب سرّ یہ ہے کہ یہ مہینہ آغاز سنہ ہجری سے نواں (9) مہینہ ہے۔ ......اور ظاہر ہے کہ انسان کی تکمیل جسمانی شکم مادر میں نو ماہ میں ہی ہوتی ہے اور عدد نو کا فی نفسہٖ بھی ایک ایسا کامل عدد ہے کہ باقی اعداد اسی کے احاد سے مرکب ہوتے چلے جاتے ہیں، لاغیر۔ پس اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہوا کہ انسان کی روحانی تکمیل بھی اسی نویں مہینے رمضان ہی میں ہونی چاہئے اور وہ بھی اس تدریج کے ساتھ کہ آغاز شہور ہجری سے ہر ایک ماہ میں ایام بیض وغیرہ کے روزے رکھنے سے بتدریج تصفیہ قلب حاصل ہوتا رہا۔ ......حتیٰ کہ نواں مہینہ رمضان شریف کا آگیا تو اس کے لئے یہ حکم ہوا کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة: 186) یہاں تک کہ مومن متبع کو روزے رکھتے رکھتے آخر عشرہ رمضان شریف کا بھی آگیا۔ پس اب تو ظلمات جسمانیہ اور تکدرات ہیولانیہ سے پاک وصاف ہوگیا تو عالم ملکوت کی تجلّیات بھی اس کو ہونے لگیں اور طاق تاریخوں میں مکالمات الٰہیہ کا مورد ہوگیا اور یہی حقیقت ہے لیلۃ القدر کی جو آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

(خطبات نور صفحہ 231-232۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر 1906ء)

....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بعثت ایک عظیم الشان لیلۃ القدر

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بعثت کا ایک عظیم الشان لیلۃ القدر تھا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ (القدر: 3)‘‘

(خطبات نور صفحہ 235۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر 1906ء)

....

اصلی اور حقیقی لیلۃ القدر آنحضرت ﷺ کے زمانہ کی تھی

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

’’اصلی اور حقیقی لیلۃ القدر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی وہ اندھیری رات تھی جسے اس نور مجسم نے ہر پہلو سے روشنی میں تبدیل کردیا اور ظلمت کا کوئی نشان باقی نہیں چھوڑا۔ بنی نوع انسان کے لئے نور ہی نور مہیا بھی کردیا اور اس کا حصول ممکن بھی بنادیا۔ باقی جوامت محمدیہ کی اور بہت سی ایسی راتیں ہیں جو قدر اور فیصلے کی راتیں ہیں یہ تو اظلال ہیں اسی عظیم لیلۃ القدر کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہے اور جو آپ ہی کا حق تھا۔ ......حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع پر سب سے اندھیری رات میں جن عظیم اور مخصوص امور کا فیصلہ کیا گیا وہ یہ تھا کہ تمام اقوام عالم کو ہر خطہ ارضی پر بسنے والے بنی نوع انسان ایک وحدت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے رسّوں سے باندھ کر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں اکٹھا کردیا جائے گا اور اسی طرح بنی نوع انسان کی عزت اور اس کے شرف کے قیام کا انتظام کیا جائے گا۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 41-42 خطبہ عیدالفطر فرمودہ یکم دسمبر 1970ء)

....

مطلع الفجر اور لیلۃ القدر

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتوں کے اترنے کا سلسلہ مطلع الفجر تک رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا وہ خاص زمانہ تھا جس میں فرشتے سلامتی لے کر اترتے رہے، یہاں تک کہ آپ کا اس دنیا سے واپسی کا وقت آگیا۔ آپ نے کامیابیاں دیکھیں، فتوحات دیکھیں۔ اسلام کا غلبہ ہوگیا۔ یہ مطلع الفجر تھا، وہ زمانہ تو لوٹ کر نہیں آسکتا۔ جب دین کامل ہوا، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پوری ہوئیں، کامل اور مکمل شریعت قرآنِ کریم کی صورت میں نازل ہوئی تو وہ ایک دور تھا جو گزر گیا۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نائب رسول کے زمانے میں ظلی طور پر یہ ظہور میں رہتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانے میں یہ روشن صبح جو تھی وہ تیس سال تک رہی، اور پھر آہستہ آہستہ روحانی اندھیرے پھیلنے شروع ہوئے اور مکمل اندھیرا زمانہ بھی آگیا جو آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ پھر آپ کے ظل کی بعثت کے ساتھ ظلّی طور پر لیلۃ القدر کا ایک نیا زمانہ شروع ہوگیا۔ اب ہم جس زمانے سے گزر رہے ہیں یہ مطلع الفجر کے بعد کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک لحاظ سے وہ دَور بھی ختم ہوا۔ یہ دن جو طلوع ہوا ہے تو اس سے فیض پانے کے لئے اس زمانے میں اسلام اور احمدیت کے لئے جو فتوحات مقدر ہیں ان کو دنیاوی جاہ وحشمت سے بچانے کے لئے اور روحانیت کے معیار اونچے کرتے رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال بار بار رمضان میں لیلۃ القدر کی یاددہانی کرواتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اور وہ تا قیامت قائم رہے گا۔ یعنی ایک لحاظ سے تو آپ کے وصال اور قرآنِ کریم کے اترنے کے ساتھ یہ ختم ہوگیا اور طلوعِ فجر ہوا لیکن ایک لحاظ سے جاری رہے گا کہ قرآن اور رمضان کے حق ادا کرو تو امّت کو بھی اس میں پیغام ہے کہ اُمّت بھی رمضان میں ایک رات جو لیلۃ القدر کی رات کہلاتی ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار کے روحانی ماحول کو پیدا کرکے مومنوں پر احسان کیا ہے۔ پس اگر اس احسان کا احساس کرتے ہوئے ہم اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری شدہ فیض سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اگست 2010ء)

....

لیلۃ القدر کے دو زمانے

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسان کو ایک کامل اور مکمل تعلیم دے دی گئی ہے۔ پہلوں کو ایسی تعلیم نہیں دی گئی تھی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایسی کامل تعلیم انسان کو دی گئی۔ اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ انسانی شرف کی بلندی کے لئے دو زمانے مقدر تھے۔ ایک وہ زمانہ جب لیلۃ القدر میں یہ فیصلہ ہوا کہ پہلی تین صدیوں میں اس وقت کی معروف دنیا میں انسانوں کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا جائے گا اور دوسرا اسی لیلۃ القدر میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے بروز کے ذریعہ تمام اقوام عالم کو پھر اٹھایا جائے گا۔ ان کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا جائے گا۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 43-44 خطبہ عیدالفطر فرمودہ یکم دسمبر 1970ء)

....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی ایک قسم کی لیلۃ القدر ہے

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

’’اسی طرح پر یہ آخری زمانہ یعنی دور شمس وقمر کا زمانہ ایک قسم کی لیلۃ القدر ہے کہ اس میں بھی اس مسیح موعود علیہ السلام پر نزول ملائکہ اور روح یعنی جبرائیل کا ہو رہا ہے جس کو کوئی مخالف نہیں ٹال سکتا کیونکہ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ (القدر: 5) ہے۔ اور اسی لئے یہ مسیح موعود سلامتی کا شہزادہ ہے کما فی الالہام وکما قال اللہ تعالیٰ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر 6) چونکہ معارف الہامات مسیح موعود کے بے نہایت ہیں۔‘‘

(خطبات نور صفحہ 253۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر 1906ء)

....

لیلۃ القدر دیکھنے والے کو خدا تعالیٰ کی نظر میں تمام زندگی کی عبادتوں کے برابر مقام ملتا ہے

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

’’اللہ تعالیٰ تو ہر سال رمضان کا مہینہ اور اس مہینے میں یہ دس دن رکھ کر جن میں ایک رات لیلۃ القدر ہے جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کی انتہا ہے، بھیجتا ہے تو پھر بندے کو اس ایک رات کی تیاری کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہئے؟۔ جس کو یہ ایک رات میسر آجائے اس کو خدا تعالیٰ کی نظر میں جو مقام ملتا ہے وہ تمام زندگی کی عبادتوں کے برابر ہے۔ یعنی یہ ایک رات اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ اس کی شخصیت وہ نہیں رہتی جو پہلے تھی اور یہی حالت ہونی چاہئے۔ ورنہ تو اس ایک رات کا حق ادا نہیں ہوگا۔ ایک مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ اس کی روحانی حالت بہتری کی طرف ہمیشہ جاری رہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اگست 2010ء)

....

لیلۃ القدر سے انفرادی طور پر فیض پانا اور دشمن کی روکوں کے دُور ہونے کی خوشخبری ہمیں لیلۃ القدر سے مل رہی ہے

☆......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

’’اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تاکہ انفرادی طور پر لیلۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلۃ القدر کے جو پھل، جو کامیابیاں، جو ترقیاں، جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے دشمن بھی ہمارے لئے روکیں اور مشکلات کھڑی کرے گا اور کر رہا ہے۔ ابتلا میں ڈالنے کی کوشش کرے گا اور کر رہا ہے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف چند ملکوں میں یہ محدود ہے۔ حسد کی آگ ترقی کو روکنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرتی ہے اور ہر جگہ یہ کرے گی لیکن لیلۃ القدر کے آنے کی خوشخبری ہمیں ان کے بداثرات سے بچنے اور جماعتی ترقی کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کا بھی پتا دے رہی ہے۔ پس جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے لیلۃ القدر سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2014ء)

☆......☆......☆

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ: 186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے اور تجلّی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن (البقرۃ: 186) میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 561-562۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ......از صفحہ نمبر 20

کل کثرت سے آ کر مسجد دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ بعض کا خیال تھا کہ مَیں وہاں موجود ہوں تو انہوں نے مجھے ملنے کے لئے بھی آنے کی خواہش کی۔ بہرحال جب پتہ لگا کہ مَیں واپس جاچکا ہوں تو انہیں بڑی مایوسی ہوئی۔

پھر اللہ تعالیٰ کسی قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔ جرمنی کی جو مسجد لجنہ کی قربانی سے بنی اس میں میرے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو پہلا پھل عطا فرمایا وہ بھی ایک جرمن عورت کی بیعت کی صورت میں عطا فرمایا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا اظہار تھا کہ تمہاری جو قربانی ہے اس کا پہلا قطرہ مَیں نے ایک بیعت کی صورت میں تمہیں عطا کر دیا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ان قطروں کی بارش ہوتی چلی جائے گی۔ پس آپ جو بھی قربانی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ اتنا پیار کا سلوک کرنے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہماری ہلکی سی کوشش کو اس طرح بھر کے لوٹاتا ہے تو ہمیں کس قدر اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کے ساتھ یہ حکم دیا ہے کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانکو۔ اپنے تقدّس کو قائم رکھو۔ ہر عورت کا ایک تقدّس ہے اور احمدی عورت کا تقدّس تو بہت زیادہ ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ جو وعدے کئے ہیں، جو عہد کئے ہیں ان کو نبھاؤ۔ تبلیغ کا میدان ہے، اس میں آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعوتِ الی اللہ اور تبلیغ میں اچھی خوشکن رپورٹس ہیں۔ لیکن ابھی بھی بعض جگہوں پر بہت زیادہ میدان خالی ہے۔ اس طرف پوری کوشش ہونے کی ضرورت ہے۔

ابھی آپ نے ایک عہد دہرایا کہ مذہب اور قوم کی خاطر میں جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہوں گی۔ مذہب کیا ہے؟ احمدیت کی خاطر، حقیقی اسلام کی خاطر آپ نے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہے۔ اسی طرح ملک ہے۔ ملک سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔ مسلمانوں پر بہت اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو جس ملک میں آتے ہیں جذب نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام کا تو بنیادی حکم ہی یہ ہے کہ ہر ملک کا رہنے والا اس یقین پر قائم ہونا چاہئے اور اس کا یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اس نے وطن سے محبت کرنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس یہ مسلمانوں پر بڑا غلط الزام ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ اگر کسی کو حکم دیا اور احسن رنگ میں اس وطن کی محبت کا حکم دیا گیا تو مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ بہرحال اس کے لئے آپ نے عہد کیا کہ میں جان اور مال اور اولاد کو قربان کر دوں گی لیکن اپنے مذہب پہ آنچ نہیں آنے دوں گی، اپنے ملک پہ آنچ نہیں آنے دوں گی، تو اس عہد پر آپ نے قائم رہنا ہے۔ اپنے جائزے لینے ہیں کہ کیا یہ صرف منہ کا نعرہ ہے یا حقیقی طور پر ہم اس عہد کو پورا کرنے والیاں ہیں۔

جہاں مذہب کے لئے قربانی کا سوال آتا ہے، مال کی قربانی کا تو میں نے کہا اللہ کے فضل سے خواتین بھی بڑی قربانیاں دیتی ہیں۔ تو کیا جان پیش کر سکتی ہیں؟ کیا اولاد کی قربانی دے سکتی ہیں؟ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ مذہب کے بہت سارے احکامات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں، اگر اُن پر عمل کرنے کی کوشش نہیں تو پھر یہ جو دعویٰ ہے کہ جان، مال اور اولاد کو قربان کر دیں گے یہ صرف دعویٰ ہوگا، صرف ایک نعرہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنے اندر جو نیکی کی فطرت ہے، اس کو ابھاریں اور باہر نکالیں۔ اپنے دل کی جو نیکی کی رگ ہے اس کو ابھاریں تا کہ آپ نیکیوں پر قائم ہوتی چلی جائیں۔ مائیں ہیں وہ چھوٹی بچیوں کو سمجھائیں۔ ان کے لباس کا خیال رکھیں۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ لباس کوئی بھی ہو چاہے آپ نے جینز پہنی ہے یا شلوار پہنی ہے یا کوئی اور لباس پہنا ہے، کوئی بھی لباس ہو لیکن لباس بچیوں کا بھی، عورتوں کا بھی، لڑکیوں کا بھی ایسا ہونا چاہئے جو اُن کی زینت کو چھپاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ ان کے ننگ ظاہر نہ ہوتے ہوں۔ اگر جینز پہن کے اس کے ساتھ چھوٹی سی قمیص پہن لی تو یہ اُس احساس کو ختم کر دے گی کہ ہماری کوئی عزّت ہے، ہمارا کوئی تقدّس ہے۔ پس اپنے احساس کو ابھاریں۔ ہر بچی میں، ہر لڑکی میں، ہر عورت میں یہ احساس ہر وقت اجاگر رہنا چاہئے کہ ہم احمدی بچیاں ہیں، ہم احمدی لڑکیاں ہیں، ہم احمدی عورتیں ہیں۔ ہمارے مقاصد بہت اعلیٰ ہیں، دنیا کے پیچھے چل کے، دنیا کی نقل کر کے ہم نے اپنی دنیا و عاقبت خراب نہیں کرنی۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول نہیں لینی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کون دیکھ رہا ہے، کون عہدیدار دیکھ رہی ہے یا کون ہمیں کوئی دوسرا احمدی دیکھ رہا ہے جو ہماری شکایت ہونے کا امکان ہو۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل آپ نے کرنا ہے اس کو یہ سوچ کر کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے جو زندہ خدا ہے۔ جس کی ہر وقت ہم پر نظر ہے۔ جو ہمارے دلوں کی پاتال تک کو جانتا ہے۔ یہ سوچ اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو نیکیاں کرنے کی توفیق بڑھتی چلی جائے گی۔

بعض شکایتیں ایسی بھی بعضوں کی مل جاتی ہیں کہ مسجد میں آتی ہیں تو لباس صحیح نہیں ہوتے۔ جینز پہنی ہوئی اور قمیص چھوٹی ہوتی ہے۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مَیں نے اجازت دی تھی لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہئے۔ اُن کو روکا گیا تو ماؤں نے عہدیداروں سے لڑنا شروع کر دیا کہ تم ہماری بچیوں کو روکنے ٹوکنے والی کون ہوتی ہو۔ ایک تو آپ مسجد کے تقدّس کو خراب کر رہی ہیں کہ وہاں وہ لباس پہن کر نہیں آ رہیں جو اُن کے لئے موزوں لباس ہے۔ دوسرے ایک نظام کی لڑی میں پِروئے ہونے کے باوجود اُس نظام کو توڑ رہی ہیں اور عہدیداروں سے لڑ رہی ہیں۔ تو ان حرکتوں سے باز آنے کی ضرورت ہے۔

مجھے پتہ لگا کہ واقفاتِ نو بچیاں ہیں جن کے بعض دفعہ اس قسم کے لباس ہوتے ہیں۔ اُن کو جب سمجھایا گیا تو ان کی ماؤں نے عہدیداروں سے لڑائی شروع کر دی۔ تو مَیں بچیوں سے بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ واقفاتِ نو ہیں اور یہ ارادہ ہے کہ اپنے اس وقف کو قائم رکھنا ہے تو آپ کو دوسروں سے مختلف ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کے معیار دوسروں سے اونچے ہونے چاہئیں۔ آپ میں اور دوسری بچیوں میں، وقفِ نو بچی میں اور دوسری احمدی بچی میں بھی ایک فرق ہونا چاہئے، کچھ امتیاز ہونا چاہئے۔ پس اگر یہ نہیں رکھیں گی تو پھر جو جماعتی انتظامی ایکشن ہے وہ لیا جائے گا۔ پھر سوچا جائے گا کہ ایسی بچیوں کو وقفِ نو میں رکھنا بھی ہے کہ نہیں۔ پس یہ سوچ کہ ہم خیرِ اُمّت ہیں، لوگوں کی بھلائی کے لئے ہمیں بنایا گیا ہے اور واقفاتِ نو کو تو خاص طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ وہ خیرِ اُمّت کے بھی اس گروہ میں سے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کُل انسانیت میں کریم (Cream) بنا کر نکالا ہے اور جو ان سب سے بڑھ کر نیکیوں میں مزید آگے بڑھنے والا ہے اور نیکیوں کی طرف بلانے والا ہے۔ پس اس مقصد کو سمجھنے کی ہر واقفِ نو بچی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کے فضل سے اب واقفاتِ نو بچیاں جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہیں۔ بعضوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ بعضوں کے بچے بھی ہو چکے ہیں۔ اگر خود کو نہیں سنبھالیں گی تو آئندہ نسلوں کی تربیت کیا کریں گی۔ اپنے عہد کو کس طرح نبھائیں گی۔ پس اس طرف بہت توجّہ دینے کی ضرورت ہے اور مائیں بھی جو سمجھتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کی حمایت کر کے ان کی ہمدردی کر رہی ہیں یا ان کے وقار کو بچانے کی کوشش کر رہی ہیں وہ بڑی غلط سوچ رکھنے والی ہیں۔ یہ ہمدردی نہیں ہے۔ یہ ان بچوں سے دشمنی ہے۔ پس اپنی بھی اور اپنے بچوں کی بھی اصلاح کی کوشش کریں۔

ہر عقلمند انسان جو ہے وہ یہ احساس رکھتا ہے کہ اس معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اب یہ سوال نہیں رہا کہ مغرب کی برائیاں ہیں یا مشرق کی برائیاں ہیں۔ دنیا نے میڈیا کے ذریعہ سے ساری دنیا کو ایک کر دیا ہے۔ مغرب کی برائیاں مشرق میں جا چکی ہیں۔ مشرق کی برائیاں مغرب میں آ چکی ہیں۔ اور جس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ برائیوں میں ظاہری چمک زیادہ ہوتی ہے۔ نیکیوں میں بعض دفعہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تو یہ جو دنیا کا ماحول آج کل بن چکا ہے، ہر عقلمند انسان اس سے فکرمند ہے۔

مَیں فرانس میں گیا۔ مجھے وہاں ایک نومبائع احمدی نے یہ سوال کیا کہ ہم اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ماحول ایسا ہے، بچیاں ہماری جوان ہو رہی ہیں تو ہم کیا کریں۔ اس کو مَیں نے یہی جواب دیا تھا کہ بچیوں کو بچپن سے اس بات کا احساس دلاؤ کہ تم احمدی بچی ہو، تمہارا دنیادار بچیوں سے ایک فرق ہونا چاہئے۔ اور جب فرق ہوگا، یہ احساس ان میں پیدا ہو جائے گا تو بجائے اس کے کہ ان پر سختی کی جائے، ان پر زبردستی کی جائے خود بخود اُن کے اندر کی فطرت جو ہے وہ انہیں بتائے گی کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ اس فطرت کو ابھارنے کی ضرورت ہے اور وہ ماں باپ کا کام ہے۔ اور بچیوں کے لئے خاص طور پر ماؤں کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان جو ہے، ہر بچہ جو ہے وہ نیک فطرت لے کے پیدا ہوتا ہے، مسلمان ہوتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمانبرداری اس کے اندر ہے۔ اطاعت کا مادہ اس کے اندر ہے، نیکی اس کے اندر ہے۔ ماں باپ ہیں جو اس کو پھر عیسائی بناتے ہیں، یہودی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں۔ یا بدیوں کی طرف لے جاتے ہیں یا نیکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں نے اپنی بچیوں کی اس نیک فطرت کو ابھارنا ہے جو ان کے اندر دبی ہوئی ہے کہ تمہارے اندر جو نیکی ہے اس کو باہر نکالو اور اس پر عمل کرو اور اس کا اثر ماحول پر بھی ڈالو، بجائے اس کے کہ ماحول سے متاثر ہو جاؤ۔

خلافت جوبلی کے حوالے سے اس سال میں جو فنکشن ہو رہے ہیں۔ بڑے اچھے ہو رہے ہیں۔ بہت اچھے اچھے مضامین بھی لکھے۔ بچیوں نے بھی لکھے۔ مجھے بھی بھیجے۔ بعض تو بڑے اچھے کتابی شکل کے مضمون ہیں۔ مضمون کیا ایک کتاب بن چکی ہے اور ان کی ریسرچ بڑی اچھی ہے۔ خلافت کے موضوع پر بڑی تفصیل سے ہر ایک نے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اگر عمل نہیں ہے تو ان مضمونوں کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مضمون تو بہت سارے دوسرے لوگ بھی لکھ لیتے ہیں۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ دنیا میں ہیں جو اللہ تعالیٰ پر بھی یقین نہیں رکھتے اور بڑے اچھے مضمون لکھ لیتے ہیں۔ اگر صرف مضمون لکھنا کام ہے اور عمل نہیں کرنا تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

خلافت کے وعدہ کی جو آیت ہے جسے آیتِ استخلاف کہتے ہیں، اس سے پہلے قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم گھروں سے باہر نکل آئیں گے۔ ہم دین کی خاطر یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے سے جو چاہئے وہ یہ ہے کہ اطاعت ہو، اطاعت درمعروف ہو۔ ایسی اطاعت ہو جو معروف اطاعت ہے۔ گھروں سے نکلنا تو دُور کی بات ہے۔ جان مال اور اولاد کی قربانی دینا تو دُور کی بات ہے۔ پہلے بنیادی احکامات پر تو عمل کرو۔ وہ اطاعت تو کرو جس کے لئے تمہیں کہا جا رہا ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار تو بڑھاؤ۔ اپنے اخلاق تو اچھے کرو۔ اپنے اوپر دینی احکامات تو لاگو کرو۔ جو لجنہ کہلانے والی ہے وہ حقیقی طور پر لجنہ بن کر دکھائے۔ جو ناصرات کہلانے والی ہیں وہ حقیقی طور پر ناصرات بن کر دکھائیں۔ ورنہ یہ کہنا کہ ہم ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اس طرح نہیں ہے۔ اطاعت کرو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ معروف اطاعت کرو۔ پھر خلافت کے وعدے سے بھی حصہ لیتی چلی جاؤ گی۔ پھر ان دعاؤں سے بھی فیض پاتی چلی جاؤ گی جو خلافت تمہارے لئے کر رہی ہے اور جماعت کے لئے کر رہی ہے۔ پس اس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر خلیفۂ وقت سے تمہارا تعلق بھی قائم ہوگا اور بڑھے گا۔ پھر اللہ اور رسول سے بھی تعلق قائم ہوگا اور بڑھے گا۔

پس یہ وہ بنیادی چیز ہے جو ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی خیرِ اُمّت بن جاؤ گی۔ تبھی عمل کرنے والی کہلاؤ گی۔ تبھی حقیقی احمدی کہلاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر عمل نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ پھر دوسروں کو تم نے کیا بتانا ہے۔ دوسروں کے لئے کیا نصیحت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے حال جانتا ہے۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ ہم ظاہراً کہہ دیں گے اور دھوکہ دے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دل کا حال جانتا ہے۔ اُس کو پتا ہے کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔ پس اس رُوح کے ساتھ اپنے آپ کو، اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر حقوق العباد ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔ اس میں ایثار ہے، قربانی ہے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ قربانیاں وہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دیں کہ اپنی جائیدادیں تک دینے کو تیار ہو گئے تھے۔ ایک دوسرے کے لئے خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ آپ میں پیدا ہوگا تبھی جماعت ایک جماعت بن کے رہ سکتی ہے۔

پھر عاجزی ہے، انکساری ہے۔ ہر ایک آدمی کو، ہر احمدی کو اپنے اندر عاجزی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں''۔

(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ پاکستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود اس کے کہ دشمن کے ہنسی ٹھٹھا کرنے کا امکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک کام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اتنا خوش ہوا کہ الہام ہوا کہ تمہارا یہ فعل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اور تمہاری یہ جو عاجزانہ راہ ہے اللہ تعالیٰ کو پسند آئی۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کریں۔ اپنے اندر عاجزی کا مادہ پیدا کریں۔ قربانی صرف دین کی خاطر قربانی نہیں آپس میں ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ تبھی پیار اور محبت کی فضا قائم ہوگی۔ تبھی ایک جماعت بن کر آپ رہ سکتی ہیں۔

پھر شکر کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شکر کی عادت ڈالو اور ایک دوسرے سے جب کوئی فائدہ پہنچے تب

بھی اُس کا شکریہ ادا کرو۔ اگر عہدیدار یا کوئی بھی شخص تمہیں کوئی نیکی کی بات بتا دیتا ہے تو اس کا شکریہ ادا کرو کہ ہمیں اس نے نیکیوں کی طرف توجّہ دلائی، بجائے اس کے کہ اس سے لڑنا شروع کر دیا جائے۔ اگر کوئی توجہ دلاتا ہے کہ اپنی بچی کے لباس کو ٹھیک کرو۔ گو عہدیداروں کو بھی ہر ایک کو علیحدگی میں جا کر سمجھانا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا مزاج ہوتا ہے اور نرم الفاظ میں سمجھانا چاہئے لیکن جس کو سمجھایا جائے اس کو بجائے لڑنے کے شکر گزار ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث ہے کہ اگر بندوں کا شکر ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرو گے (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف حدیث 4811 مکتبۃ المعارف ریاض، طبع اول)۔ اس طرح پھر انسان آہستہ آہستہ اتنا دُور نکل جاتا ہے کہ پھر شکر گزاری کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

پھر عفو ہے۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا ہے۔ اس کے لئے اگر اپنے اندر برداشت ہوگی تو معاف کیا جائے گا۔ آدمی اسی صورت میں کسی کو معاف کرتا ہے جب کسی کا کوئی قصور ہو۔ یہاں صرف یہی نہیں کہ تمہیں کوئی سمجھائے تو تم لڑ پڑو، یہ تو بہت غلط اور بیہودہ بات ہے بلکہ اگر تمہارے سے کوئی زیادتی بھی کر دے تو تم اس کو معاف کر دو اور اگر سمجھتے ہو کہ بار بار کی زیادتی ہو رہی ہے۔ معاف کرنے سے اس کو مزید چھٹی مل رہی ہے۔ مجھے نقصان پہنچاتا چلا جائے گا۔ ایسا اگر کسی احمدی کے ساتھ ہو رہا ہے تو نظام جماعت کو بتاؤ اور اگر کسی دوسرے کے ساتھ ہے تو قانون کو بتاؤ۔ ہر شخص کا، ہر احمدی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے معاشرے کی اصلاح کرنی ہے۔ اور اگر برداشت سے اصلاح ہو سکتی ہے تو معاف کر کے اصلاح کر دو۔ اگر سزا سے اصلاح ہو سکتی ہے تو نظامِ جماعت کو یا قانون کو بتا کے اصلاح کرواؤ تا کہ اصلاح ہو جائے۔ پس یہی چیز ہے جو آپس کے تعاون کو ترقی دے گی۔ یہی چیز ہے جو جماعت کو ترقی دے گی۔ اور جب آپس کا تعاون اور جماعت کی ترقی ہوگی۔ آپس میں پیار اور بھائی چارہ پیدا ہوگا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آگ سے بچنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ تو آگ کے کنارے پر کھڑے تھے اور جہنم کی آگ میں گرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر الفت اور محبت پیدا کر کے، ایک جماعت بنا کے تمہیں آگ میں گرنے سے بچا لیا۔ اب جبکہ آپ آگ میں گرنے سے بچ گئی ہیں تو اس محبت اور پیار کو مزید بڑھائیں۔ آپس کے تعلقات کو مزید بڑھائیں۔ جماعت میں ایک یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں اور اس سال میں جب خلافت کے سو سال پورے ہونے پر آپ لوگوں نے عہد کیا ہے کہ ہم اسلام کے پیغام کو بھی پہنچائیں گے، خلافت کی حفاظت بھی کریں گے تو پہلے سے بڑھ کر یہ عہد نبھانے کی کوشش کریں۔

پھر صلہ رحمی ہے۔ آپس میں جو رشتہ دار ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک اور تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ترقی کریں۔ صلہ رحمی کیا ہے؟ عورتیں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ اپنے خاوندوں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ساسیں جو ہیں وہ اپنی بہوؤں کا خیال رکھیں۔ اپنی بہوؤں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا کریں تا کہ جماعت کی جو ترقی کی رفتار ہے وہ پہلے سے تیز ہو۔ جو اکائی میں، جو ایک ہونے میں، جو محبت میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ پھُوٹ میں اور لڑائیوں میں نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری بات کہ جو خیرِ اُمّت ہو، جو لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہوں، وہ لوگ جو ہیں وہ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران: 111) وہ دوسروں کو برائیوں سے بھی روکتے ہیں۔ اگر خود ہی برائیوں میں مبتلا ہیں، خود ہی لڑائیوں میں اور ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مبتلا ہیں۔ ایک دوسرے کی شکایتیں کرنے میں مبتلا ہیں تو دوسروں کو کس طرح برائیوں سے روکیں گے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار برائیاں گنوائی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بدظنی نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ یہ بدظنیاں اور بدگمانیاں جو ہیں بہت سارے رشتوں کو توڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے بچو۔ پھر عیب نہ لگاؤ۔ ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ۔ یہ جو الزام لگانا ہے یہ بھی رشتوں میں دراڑیں ڈالتا ہے۔ دُوری پیدا کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا دوسروں کو استہزاء سے اور برے ناموں سے نہ پکارو۔ دوسروں کو نہ چھیڑو۔ دوسرے کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کرو جس سے اس کو چڑ آتی ہو۔ ان چیزوں سے تعلقات جو ہیں وہ پھر مزید خراب ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ دوسرے کو حقیر نہ سمجھو، کم نہ سمجھو۔ ہر انسان کی عزت ہے اور ہر شخص کا فرض ہے کہ دوسرے کی عزت کرے۔ جب ایک دوسرے کے لئے یہ عزتیں قائم ہوں گی، دلوں میں جب ایک دوسرے کے لئے احترام پیدا ہوگا تو محبت پیدا ہوگی اور جب محبت پیدا ہوگی تو معاشرے میں امن اور پیار کی فضا پیدا ہوگی۔ پس یہ کام ہیں جو لجنہ نے کرنے ہیں۔

پھر فرمایا حسد نہ کرو۔ حسد بھی ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حسد سے بچنے کے لئے دعا سکھائی ہے۔ بعض دفعہ آپس میں حسد ہو جاتا ہے کہ فلاں عہدیدار بن گئی ہے، مَیں عہدیدار بننے کی زیادہ حقدار تھی۔ فلاں کے حالات بہتر ہو گئے، اس سے حسد شروع ہو گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی پہ فضل کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر مانگنا ہے تو آپ اس سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ بھی فضل نازل فرمائے۔ جماعت میں عُہدوں کی تو خواہش ویسے ہی نہیں ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ جو عُہدہ کی خواہش کرتا ہے اس کو آئندہ کبھی عہدہ ہی نہ دو۔ پس اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر فضول خرچی ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج کل یہ جو اتنا Economic Crisis آیا ہوا ہے اس کی ایک وجہ فضول خرچی بھی ہے۔ کریڈٹ کارڈ جو اِن ملکوں میں مل جاتے ہیں اس کی وجہ سے اس حد تک فضول خرچی کرتے چلے جاتے ہیں کہ پتا ہی نہیں لگتا۔ اپنے کریڈٹ کارڈ کی Limits سے بھی آگے چلے جاتے ہیں۔ پھر اس کی Payment نہیں ہوتی۔ پھر اس کے اوپر Interest بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہی خرچ جو سو پونڈ کا ہے وہ بعض دفعہ دوسو پونڈ پہ پہنچ جاتا ہے۔ تو یہ جو آسان پیسہ ملنا ہے اس کی وجہ سے یہ فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر لغو باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون: 4) کہ لغو باتیں کہیں سے سنو تو پہلو بچا کے وہاں سے گزر جاؤ۔ بجائے اس کے کہ وہاں بیٹھ کے دلچسپی لو اور باتوں کے چسکے لو کیونکہ اس سے پھر تمہیں بھی مزید باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ پھر جن کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں گی ان تک جب خبر پہنچے گی کہ فلاں مجلس میں فلاں فلاں باتیں تمہارے خلاف ہو رہی تھیں اور اس میں یہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے دل میں چاہے تم اس گفتگو میں حصہ لو یا نہ لو لیکن وہاں بیٹھنے کی وجہ سے، بہرحال دوسرے کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ بھی میرے خلاف بات کر رہا تھا۔ وہی دوست جو ہے وہ دشمن ہو جاتا ہے۔ دوستیاں دشمنی میں بدل جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لغویات ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرو۔

پھر یہ کہ بغیر علم کے کسی بات کو نہ کرو۔ جس بات کا علم نہیں ہے، جب تک پوری تسلی نہ ہو، افواہیں نہیں پھیلانی چاہئیں۔ بلا وجہ کی آپس میں افواہیں پھیلا دی جاتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہا اور آخر میں جب بات پہنچتی ہے تو پتا لگتا ہے کہ حقیقت میں کچھ تھا ہی نہیں۔

پھر غیبت ہے، پیچھے برائیاں کرنے کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔

پھر جھوٹ ہے۔ ابھی لجنہ نے عہد کیا، ناصرات نے عہد کیا، ان دونوں عہدوں میں ایک چیز تو بہرحال مشترک ہے کہ مَیں ہمیشہ سچائی پر قائم رہوں گی، سچائی سے کبھی پرے نہیں ہٹوں گی۔ تو اس کو اختیار کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ سچ بولوں گی۔ اس کے لئے پھر جائزے لینے ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہیں کرنی جو سچائی سے پرے ہو۔ قولِ سدید ہے۔ یعنی ایسی بات نہ ہو جس سے ہلکا سا بھی شبہ اور شک پڑتا ہو کہ اس میں جھوٹ کی ملونی ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہو جس کے دو مطلب نکلتے ہوں۔ ہمیشہ ایسی سچی بات ایک احمدی کو کہنی چاہئے جس میں ذرا سی بھی کسی قسم کے ابہام کی اور جھوٹ کی ملونی نہ ہو۔

پھر خیانت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ جو عُہدیدار ہیں ان کا اپنے عہدوں کا صحیح استعمال نہ کرنا، یہ خیانت ہے۔ راز کو راز نہ رکھنا، یہ خیانت ہے۔ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں کسی کے متعلق بات سن کے اس کو آگے پھیلا دینا، یہ خیانت ہے۔ باریکی میں جا کر اگر اپنے جائزے لیں تو تمام برائیوں سے پاک ہونے کی جب ہم کوشش کریں گے تو ایک ایسا حسین معاشرہ ابھر کر سامنے آئے گا جس میں ہر طرف پیار اور محبت بکھری ہوگی۔ تمام لڑائیاں اور رنجشیں ختم ہو چکی ہوں گی۔ پس یہ خوبیاں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔ جب اس طرح ہم کریں گے تبھی ہم امانت کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے، جو ہمارے سپرد کی گئی ہیں۔ اور پھر یہی باتیں جو ہیں وہ ایمان میں بھی کامل کرتی ہیں۔ اور ایمان کامل ہوگا تو تبھی آپ حقیقی باندیاں اور لونڈیاں کہلائیں گی، تبھی اللہ تعالیٰ کی حقیقی لجنہ کہلائیں گی۔

اب ہر ایک اپنے جائزے لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی باندیاں بننا چاہتی ہیں یا دنیا کی باندیاں بننا چاہتی ہیں۔ فلاح اُنہی کو ملنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ کی باندیاں بنیں گی۔ کامیاب وہی ہونے والیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی باندیاں بنیں گی۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اِس کو اپنائیں اور معاشرے کے رعب سے بچیں۔ معاشرے کے ہر عیب سے بچیں۔ اپنے لباسوں کا بھی خیال رکھیں۔ اپنے تقدّس کا بھی خیال رکھیں۔ اپنے اخلاق کا بھی خیال رکھیں۔ اپنی عبادتوں کا بھی خیال رکھیں۔ تبھی آپ حقیقی باندیاں بننے والی ہوں گی تبھی آپ حقیقی لجنہ کہلانے والی ہوں گی اور کبھی بھی اس معاشرے کے رُعب میں نہ آئیں۔ کسی بھی قسم کا Complex کسی میں نہیں ہونا چاہئے کہ یہ لوگ پڑھے لکھے ہیں تو پتا نہیں شاید صحیح بات کر رہے ہوں۔ یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ یہ جاہل لوگ ہیں۔ ایک طرف ان کی ایک آنکھ تو دنیا کی ترقی کی طرف جا رہی ہے۔ لیکن دوسری آنکھ اندھی ہے جو خدا سے دُور کر رہی ہے۔ چاہے وہ دنیادار ایشیا میں رہنے والا ہو یا یورپ میں رہنے والا ہو یا افریقہ میں رہنے والا ہو یا امریکہ میں رہنے والا۔ ہر دنیادار جو ہے اس کی ایک آنکھ اندھی ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے آئے تھے کہ آپ نے ایشیا کے لوگوں کو بھی صحیح راستے پہ چلانا تھا۔ یورپ کے لوگوں کو بھی صحیح راستے پہ چلانا تھا۔ افریقہ کے لوگوں کو بھی صحیح رستے پہ چلانا تھا، جزائر کے لوگوں کو بھی صحیح رستے پہ چلانا تھا اور آپ نے جو تنبیہ کی ہے وہ یہی کی ہے کہ اگر تم لوگ صحیح رستے پہ نہیں آئے تو نہ ایشیا محفوظ رہے گا، نہ یورپ محفوظ رہے گا، نہ جزائر کے رہنے والے محفوظ رہیں گے۔

پس ہم جو خیرِ اُمّت ہیں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کریں اور اپنے معاشرے کو بھی محفوظ کریں۔ لوگوں کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں۔ تبھی ہم حقیقی لجنہ کہلانے والی بن سکیں گی۔ کسی رعب میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام فرمایا ہے: نُصِرْتَ بِالرُّعب کہ تمہاری رعب سے مدد کی گئی ہے۔ آپ کہیں چلے جائیں ہر جگہ ایک احمدی کا رعب ہے۔ بڑے بڑے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں۔ واقعات سناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن میں نیکیاں ہیں وہ کبھی دنیا داروں سے نہیں ڈرے اور باوجود دنیاوی لحاظ سے کم حیثیت ہونے کے دنیا دار اُن کے آگے جھکے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی احمدی بننے کی وجہ سے ان کو ایک رعب عطا کیا ہوا ہے۔

پس کسی بھی قسم کے احساسِ کمتری یا Complex کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بہترین اُمّت ہیں اور آپ نے ہی اس زمانے میں دنیا کی تربیت کرنی ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔ جو تعلیم قرآن کریم میں ہمیں دی گئی ہے وہ دنیا کی بہترین تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نعمت مَیں نے تم پہ تمام کر دی ہے۔ یہ ایسا دین ہے جس میں ہر قسم کے احکامات آچکے ہیں اور کامل ہو چکا ہے۔ جب کامل دین کی آپ علمبردار ہیں یا کم از کم دعویٰ کرنے والی ہیں تو پھر کسی قسم کے احساسِ کمتری کی کیا ضرورت ہے؟ پس اپنے جائزے لیں اور خالص ہو کر دین کے لئے اپنے ایمان کو مضبوط کرتی چلی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی بنیں۔ اپنے اعمال کی حفاظت کرنے والی بنیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے والی بنیں اور خلافت سے سچا اور حقیقی تعلق جوڑنے والی بنیں۔ کیونکہ جب تک خلافت کی اِکائی کے ساتھ آپ جڑی رہیں گی دنیا کی کوئی مصیبت اور آفت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پس اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنے ایمانوں میں پختگی اختیار کرتی چلی جائیں۔ اس سال میں اپنے نئے ٹارگٹ قائم کریں یا ٹارگٹ بنائیں جو عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ تبلیغ کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ علم میں بڑھنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اپنی اصلاح کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی بھی حتی المقدور کوشش کرنے والی ہوں اور خلافت سے وفا کے تعلق میں بھی بڑھتی چلی جانے والی ہوں۔ یہی باتیں اپنی نسلوں میں بھی قائم کریں۔ یہ تو حقیقی بات ہے، لکھی ہوئی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وعدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے غالب آنا ہے۔ اگر ان باتوں سے حصہ لینا ہے، ان چیزوں سے فیض پانا ہے، اُن وعدوں کو اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ مقدر ہیں تو اپنی حالتوں کے جائزے لیتے ہوئے ان تمام نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

ترقی تو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی نہیں رکنی جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی کمزوریاں بدقسمتی سے انہیں ان ترقیات کا حصہ بننے سے نہ روک دیں۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ اپنے جائزے لینے کا مقام ہے۔ ہم جب نئی صدی میں خلافت کے ساتھ عہد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں تو پھر نئے عہد کو نبھانے کے لئے ایک نئے عزم کی بھی ضرورت ہے جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور احمدی عورت کو دوسروں سے بڑھ کر اس میں کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''میری تمام جماعت جو اِس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بودو باش رکھتے ہیں''۔ یا کہیں اور بھی رہنے والے جو بھی ہیں۔ ''اس وصیّت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں،'' یعنی جس کا میرے ساتھ بیعت کا تعلق ہے اور اس نے مجھے مانا ہے،'' اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی،'' یعنی اس کے چال چلن بھی اچھے ہوں۔ اس کے عمل اچھے ہوں اور اس کی حرکات بھی اچھی ہوں اور نیک ہوں، اور نیک سوچنے والی ہو اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ فرمایا کہ'' تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں''۔ دُکھ نہ دیں۔ ''وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی'' یعنی گناہ'' اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں''۔ یعنی ہر قسم کے جرم اور جو نہ کرنے والی باتیں ہیں اور نہ کہنے والی باتیں ہیں ان سے بچیں، اور اپنے نفس کے جو جذبات ہیں ان کو کنٹرول میں رکھیں۔'' اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں''۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہو جائیں جن کے دل پاک ہوتے ہیں، جن کے دلوں میں کوئی شر نہیں ہوتا۔ کسی کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے۔ اور ایسے ہوں عاجزی اور انکساری ہو، دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں،'' اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے'' (اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 46-47 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اور ایسے ہو جائیں کہ سوال ہی پیدا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کبھی اس کے دل میں پیدا ہو جو دوسرے کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک ان نصائح پر عمل کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معیار ہمارے لئے قائم فرمائے ہیں، ان پر چلنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے کہ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اب دعا کرلیں۔

IAAAE پاکستان کے 33 ویں سالانہ کنونشن کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے IAAAE کو مورخہ 18 تا 19 اپریل 2015ء اپنا 33 واں سالانہ کنونشن منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پروگرام کا آغاز شام 6:15 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے آڈیٹوریم میں انجینئر شیخ حارث احمد (چیئرمین) کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں پاکستان کے درج ذیل علاقوں اور مختلف ممالک سے 200 اراکین اور طلباء نے شرکت کی:

لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، ربوہ، بہاولپور، سرگودہا، فیصل آباد، واہ کینٹ، منڈی بہاؤالدین، گوجرانوالہ، گجرات، مردان، ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ، نارووال، شیخوپورہ، ملتان، ساہیوال، کراچی، کینیڈا اور آسٹریلیا۔ اس کنونشن کا موضوع حضور پرنور کے IAAAE کے نئے منظور شدہ logo کی روشنی میں Serving Humanity یعنی خدمتِ انسانیت تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد مختلف شعبہ جات کے ماہرین اور طلباء نے اپنے اپنے شعبہ جات سے متعلق presentations پیش کیں۔ مثلاً: سولر واٹر ریفریجریٹر، ایوب پارک راولپنڈی پراجیکٹ، خدمت انسانیت وغیرہ۔ بعد ازاں مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ چائے کے وقفہ کے بعد presentations جاری رہیں۔ اس سیشن کے مہمان خصوصی بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) موئدت حسین رانا، راولپنڈی تھے۔ موصوف پاکستان آرمی میں Chief Psychiatrist رہ چکے ہیں اور دو سال قبل بھی IAAAE کے سالانہ کنونشن میں شرکت کی تھی۔ آپ نے Professionalism کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ پروگرام کے آخر میں چیئرمین نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور تمام ممبران کو خدمتِ انسانیت کے میدان

میں قدم بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی کو محترم چیئرمین صاحب نے اعزازی شیلڈ پیش کی اور اختتامی کلمات کے بعد دعا کروائی۔

دوسرے روز صبح 9:15 بجے حسب پروگرام سیشن کا آغاز مکرم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب، واقفِ زندگی کے زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ اس سیشن میں راولپنڈی، اسلام آباد، واہ کینٹ اور لاہور سے آئے ہوئے طلباء نے اپنی اپنی presentations دیں۔ ان کے موضوعات یہ تھے:

☆ گھر کے لئے سادہ اور روایتی آرکیٹکچر۔

☆ Humanity First پاکستان کے تحت تھر سندھ میں پینے کے پانی کا کامیاب پراجیکٹ۔

☆ بچوں کی تعلیم اور جدید آرکیٹکچر۔

سیشن کے اختتام پر مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نے خطاب میں سٹوڈنٹس کی کاوشوں کو سراہا اور کنونشن کے کامیاب انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد دی۔ دعا سے یہ سیشن انجام پذیر ہوا۔

چائے کے وقفہ کے بعد آخری اجلاس کا آغاز مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب پیٹرن IAAAE کے زیرِ صدارت ہوا۔ اس سیشن میں بھی presentations ہوئیں۔ ان presentations کے موضوعات درج ذیل ہیں:

☆ ربوہ کے مختلف واٹر سپلائی سیمپلز کے رزلٹز اور ان میں موجود نمکیات نیز گھریلو پانی کو قابلِ استعمال بنانے کے طریق، ریسرچ اور ڈیویلپمنٹ۔

اس اجلاس میں فنانس رپورٹ 2014ء اور بجٹ 2015ء بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد انجینئر شیخ حارث احمد (چیئرمین) نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ آپ نے سال بھر میں IAAAE کی کارگزاری اور ممبران کی سروسز کا ذکر کیا۔ نیز انجینئر فاروق احمد خان مرحوم صدر پشاور چیپٹر کی وفات کی قرارداد تعزیت پیش کی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برائے کنونشن پڑھ کر سنایا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اعزاز پانے والے ممبران کو اعزازی شیلڈز سے نوازا اور تمام presenters کو شیلڈز کے ساتھ ساتھ سرٹیفکیٹس بھی دیئے۔

اس کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں ممبران کی خدمات کو سراہا اور بالخصوص آرکیٹیکٹ قاسم ابراہیم صاحب کی presentation کی تعریف کی۔ نیز معیاری تعلیم کی ضرورت پر توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ اچھے استاد پیدا کریں تا کہ آگے اچھے طلباء پیدا ہو کر صحیح تعلیم حاصل کریں۔ انجینئرز اور آرکیٹیکٹس جماعتی ضروریات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور زیادہ سے زیادہ وقت جماعتی خدمات میں صرف کریں۔

چیئرمین صاحب نے تمام مہمانان، انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور تمام طلباء کا شکریہ ادا کیا اور انتظامیہ کا بھی خاص ذکر کیا جن کے تعاون سے یہ پروگرام کامیاب ہوا۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کل حاضری 287 تھی اور 21 شہروں، 15 چیپٹرز اور پاکستان کے علاوہ 2 ممالک کی نمائندگی تھی۔ اس دفعہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز اور بوائز نیز ناصر ہائی سکول کے طلباء و اساتذہ نے بھی شرکت کی۔

خواتین کے لئے طاہر ہارٹ کے آڈیٹوریم میں الگ پردہ لگا کر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا اور خواتین نے اپنی presentations اپنی جگہ سے ہی پیش کیں۔

تمام پروگراموں کی انٹرنیٹ پر live streaming بھی ہوئی جس کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں مقیم 202 سے زائد افراد نے اس کنونشن کو دیکھا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں IAAAE کی ٹیم کے ساتھ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ، Skylite Communications، MTA، روزنامہ الفضل ربوہ اور دارالضیافت ربوہ کی معاونت شامل رہی۔

ساتویں انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد

13 ملکوں سے 20 ٹیموں کی شرکت

(مرزا حفیظ احمد۔ سیکرٹری مجلس صحت یوکے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتویں مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد مورخہ 22 تا 25 مئی 2015ء لندن میں ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں تیرہ ملکوں سے مجموعی طور پر 20 ٹیموں نے حصہ لیا۔ محترم امیر صاحب یوکے کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 23 مئی بروز جمعۃ المبارک تمام باہر سے آنے والے کھلاڑیوں اور یوکے کی ٹیموں اور انتظامیہ کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ الحمدللہ۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح 21 مئی 2015ء کو مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے کیا۔ تمام ٹیمیں یونیفارم میں موجود تھیں۔ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ یہ ٹورنامنٹ انتہائی کامیابی کے ساتھ چار روز تک جاری رہا۔ اور احباب جماعت کو بہترین کھیل دیکھنے کا موقع ملا۔ بعض ٹیموں میں بعض ایسے کھلاڑی بھی ہیں جن کو اپنے اپنے ملک میں ملکی سطح پر نمائندگی کرنے کا بھی موقع مل رہا ہے۔ الحمدللہ۔

ٹورنامنٹ کا اختتام مورخہ 25 مئی بروز ہفتہ ہوا۔ فائنل میچ یوکے اور جرمنی کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا۔ انتہائی سخت مقابلہ کے بعد یوکے کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب یوکے نے تمام کھلاڑیوں اور جیتنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔

اس سال کے ٹورنامنٹ کی خاص بات یہ تھی کہ ٹورنامنٹ کے اکثر میچز لائیو سٹریمنگ (live streaming) کے ذریعہ بھی دکھائے گئے۔

بقیہ: **خلافتِ حقّہ** ۔.......از صفحہ نمبر 10

دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو ربّ العرش تک پہنچ جائیں۔ اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔...... پیری مریدی کی حقیقت یہی دعا ہے۔ اگر مرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح تب کام نکلتا ہے۔ یعنی مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہوتا وہ کام کر دکھاوے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا۔''

(مکتوب بنام مولوی عبد القادر صاحب۔ محررہ 21 مئی 1883ء۔ الحکم نمبر 24۔25 جلد 2 صفحہ 12)

....

❁......''میں نے عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں دعا کے ساتھ اپنی جماعت کی مدد کروں۔ دعا کے بغیر کام نہیں چلتا۔ دیکھو صحابہؓ کے درمیان بھی جو لوگ دعا کے زمانہ کے تھے یعنی مکّی زندگی کے۔ جیسی ان کی شان تھی ویسی دوسروں کی نہ تھی۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 453۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 562۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''مَیں دو باتوں کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔ ایک یہ کہ اپنی جماعت کے واسطے دعا کروں۔ دعا تو ہمیشہ کی جاتی ہے مگر ایک نہایت جوش کی دعا جس کا موقعہ کبھی مجھے مل جائے۔ اور دوم یہ کہ قرآن شریف کا ایک خلاصہ ان کو لکھ دوں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 453۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔ کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 132۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁...... یہ سلسلہ اس نے اسی لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 521۔522 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریقِ دعا

❁......فرمایا: ''مَیں نے اپنے دوستوں کے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ خواہ وہ یاد دلائیں یا نہ یاد دلائیں کوئی امرِ خطیر پیش کریں یا نہ کریں۔ اُن کی دینی اور دنیوی بھلائی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

مگر یہ بات بھی بحضورِ دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ اُن میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدّ نظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے بابِ استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اِس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

امام کی دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچائیں

پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور اُن کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اُن کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اُس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدۃ: 28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اُس کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (الرعد: 32) پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک اُن میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتِ ایمان کا حصّہ لے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 68۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل:۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزّت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:۔ اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم:۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 309۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......فرمایا:

''جو خط آتا ہے مَیں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقعہ ملے یا یاد نہ رہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 172۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''مَیں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 200۔ ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

....

امام کی دعا سے استفادہ کی شرط

❁......فرمایا:

''مَیں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔ دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم فرماتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 172۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن بلاریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے اور ہر یک زمانہ کی ضروریات لاحقہ کا کامل طور پر متکفّل ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255 تا 261)

امام کی خاص دعاؤں سے حصّہ پانے کے لئے اہم شرائط

❁......حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر مَیں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ مَیں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے''۔

❁......فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیّت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بَن پڑے کرے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 215۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلاوے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیّت رکھتا ہے''۔

(مفلوظات جلد اوّل صفحہ 311۔ ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''دو عمل ضرور یاد رکھو۔ ایک دعا۔ دوسرے ہم سے ملتے رہنا تا کہ تعلق بڑھے اور ہماری دعا کا اثر ہو''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 69۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁......''دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدّتِ توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے فیض پانے کا راز

اس زمانہ میں خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے حصّہ پانے کے لئے بھی ایسے ہی صدق اور محبت اور اخلاص و وفا کی ضرورت ہے۔ اور یہ نہایت اہم اور ضروری ہے کہ خلافت سے تعلق صرف رسمی نہ ہو۔ اور خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے درخواست کرنا بھی محض ایک رسم یا عادت کے طور پر نہ ہو۔ کیونکہ محض رسمی ایمان یا رسمی تعلق ان برکات کے حصول کا موجب نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستہ فرمائی ہیں۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا یہ ارشاد بھی ہمیشہ ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا:

''مَیں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اُس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے، ان میں مَیں آپ کی اطاعت کروں گا ...... اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کیلئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ اَن کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی، اُس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔''

(روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/جولائی 1982ء)

....

❁......حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 181 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو وہ تقویٰ عطا کرے اور خدمت دین کا وہ جذبہ عطا ہو جو ہمیں امام کی محبت بھری توجہ اور دعاؤں کا حقدار بنا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ صدق، اخلاص، وفا اور جذبۂ اطاعت اور محبت عطا کرے جس کے نتیجہ میں ہم امام وقت کی دعاؤں سے وافر حصّہ پاتے ہوئے دین و دنیا کی حسنات اور برکات کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

Shop To Let in London

104 Church Hill Road, Sutton, SM3 8NA

High Street Location in a densely populated area of Cheam

☆ Laminate flooring ☆ Electric Shutter ☆ Glass front ☆ Gas fired central heating ☆ Suspended ceiling with integral lighting ☆ Central air conditioning ☆ Intruder Alarm ☆Kitchenette and ☆ w/c facilities

Contact: 0092-333-6708682, 00447904483183

Email: mzk1968@yahoo.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم ملک محمد نعیم صاحب ایڈووکیٹ

روزنامہ الفضل ربوہ 2/اپریل 2011ء میں شامل اشاعت مکرم محمد فہیم ملک صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے مضمون میں اپنے چھوٹے بھائی مکرم ملک محمد نعیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم ملک محمد نعیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال ابن مکرم ملک محمد مستقیم ایڈووکیٹ 1942ء میں پیدا ہوئے اور 26 فروری 2008ء کو اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے وفات پاگئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحبؓ (بیعت 1904ء) کے پوتے اور حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ ولد کریم بخش صاحب کے پڑپوتے تھے۔ دونوں اصحاب بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ ہمارے والد صاحب (قیامِ پاکستان سے قبل) امرتسر میں بطور انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تعینات تھے۔ پھر آپ مستقل رہائش کے لئے قادیان آگئے اور پھر پاکستان بننے کے بعد ساہیوال (منٹگمری) میں آبسے۔ یہیں مرحوم نے B.Sc. کی اور پھر والد صاحب کی خواہش پر لاء کالج لاہور سے L.L.B. کیا۔ اور تب سے وفات تک ساہیوال میں پریکٹس کرتے رہے۔ آپ والدین کے ساتھ ہی مقیم رہے اور اُن کی خاص خدمت کی توفیق پائی۔ ہمارے والد صاحب کی وفات 22 مئی 2000ء کو ہوئی۔

مکرم ملک محمد نعیم صاحب نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ کار ہونے کے باوجود سائیکل پر کچہری اور شہر میں گھومتے تھے۔ غریب پرور تھے اور کئی غرباء کی بلا امتیاز مذہب وعقیدہ مدد کیا کرتے تھے۔ وفات سے چند سال قبل وکالت چھوڑ دی تھی اور ہر سال چند مہینے اپنے بچوں کے پاس بیرونِ ملک گزارتے تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

حضرت چوہدری احمد علی خان صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9/اپریل 2011ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب نے حضرت چودھری احمد علی خان صاحبؓ کاٹھگڑھی کا ذکرخیر کیا ہے۔ کاٹھگڑھ میں 1903ء میں حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحب رئیس کاٹھگڑھ اپنی ساری برادری سمیت سلسلۂ بیعت میں شامل ہوئے تو آپ بھی ان میں شامل تھے۔

حضرت چودھری احمد علی خاں صاحبؓ ابن محترم چوہدری حسن خاں صاحب 1891ء کو کاٹھگڑھ (ضلع ہوشیارپور) انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق راجپوت برادری سے تھا۔ 1945ء میں آپ کے دونوں بیٹوں کو فوجی ہونے کی وجہ سے اس گاؤں میں زرعی زمین الاٹ ہوئی تھی۔ تقسیم ملک کے وقت آپ کا خاندان کچھ عرصہ ہڑپہ ضلع ساہیوال پنجاب میں مقیم رہا۔ پھر منگلی سانگھڑ سندھ میں آباد ہوگیا جہاں آپؓ نے اپنی جدّی زمین کا کلیم بھی الاٹ کروالیا۔ آپ بہت اچھے کردار کے مالک بزرگ تھے۔ آپ نے تعلیم الاسلام احمدیہ مڈل سکول کاٹھگڑھ میں تیس سال سے زائد عرصہ تک بچوں کو پڑھایا۔ آپ کے خاندان کی شرافت اس علاقے میں بہت مشہور ہے۔ تقریباً سارا خاندان تعلیم جیسے معزز پیشے سے منسلک ہے۔

حضرت چودھری احمد علی خاں صاحبؓ اور آپ کی اہلیہ محترمہ نیاز بیگم صاحبہ دونوں موصی تھے۔ آپؓ نے 80 سال کی عمر میں 29 جولائی 1971ء کو وفات پائی۔ دونوں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ساری نسل اللہ کے فضل سے خلافت سے وابستہ اور مخلص خدّام دین ہیں۔ آپؓ کے بڑے بیٹے محترم رانا بشیر احمد صاحب کو راہ مولیٰ میں شہادت نصیب ہوئی اور منجھلے بیٹے محترم رانا نذیر احمد صاحب کے بیٹے محترم رانا سلیم احمد صاحب بھی 26 نومبر 2009ء کو سانگھڑ میں شہید کردیئے گئے۔ آپؓ محترم ناصر احمد صاحب شیر بہادر (افسر حفاظتِ خاص) کے پھوپھا تھے۔

محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب

روزنامہ الفضل ربوہ 10/مارچ 2011ء میں شامل اشاعت مکرم محمد لطیف احمد صاحب نے اپنے مضمون میں محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم چودھری صاحب نے وقف زندگی کے عہد کو صدق دل سے نبھایا۔ ایک بار فرمایا کہ انگلینڈ میں قیام کے دوران مختصر الاؤنس میں گزارہ کرنا ہوتا تھا۔ ایک وقت میں میرے پاس جرابوں کا صرف ایک جوڑا تھا جسے روزانہ رات کو دھوکر صبح پہن لیتا تھا۔

آپ بڑی سادہ مگر باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ لباس صاف ستھرا مگر حسب ضرورت ہوتا۔ گھر میں تہہ بند پہنے ہوتے تو بھی بلاتکلّف مل لیتے۔

انگریزی پر آپ کو خوب عبور حاصل تھا۔ جب بھی اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے مضمون لکھتے تو انگریزی کا سہارا لیتے۔ جس کا اردو ترجمہ کروایا جاتا۔ نفس مضمون پر ہر جہت سے آپ کی گرفت بڑی مضبوط تھی۔

آپ بطور ناظر اصلاح وارشاد اخبار الفضل کے بھی نگران تھے۔ اکثر شام کو پیدل دفتر الفضل تشریف لاتے اور انتظامی امور اور حسابات کا جائزہ لے کر خطوط وغیرہ لکھواتے۔ پیچیدہ معاملات کی تہہ تک بہت جلد پہنچ کر انہیں نپٹا دیتے۔ طرز استدلال متأثرکُن تھا۔

1974ء کے حالات میں آپ ناظر امور عامہ تھے۔ ایسے میں قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ مسلسل گھر سے باہر گزارا اور اس دوران بغیر بستر کے چارپائی آپ کے زیراستعمال رہی۔ اسی طرح کئی اہم نظارتوں کی ذمہ داری ادا کرنے کے علاوہ آپ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ اس دوران روزانہ ساری ڈاک کو ذاتی طور پر پڑھتے اور حضورؒ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ترتیب دیتے۔ اکثر نماز عصر تک دفتر میں مصروف رہتے۔ جب حضورؒ کے علم میں یہ بات آئی کہ آپ دوپہر کا کھانا شام کو گھر جاکر کھاتے ہیں تو روزانہ دوپہر کا کھانا حضورؒ کے باورچی خانہ سے بھجوایا جاتا رہا۔ اور یہ سلسلہ آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری رہنے تک قائم رہا۔ آپ کی یادداشت بہت اعلیٰ پایہ کی تھی۔ دو تین ماہ پہلے آنے والے خط کی بالکل درست نشاندہی کردیا کرتے تھے۔ یہ بھی بتادیتے کہ فلاں رنگ کے کاغذ پر پہلے یا دوسرے صفحہ پر فلاں بات لکھی ہوئی ہے۔ یہ تجربہ کئی بار ہوا۔ حضورؒ کی ہدایات کے مطابق خطوط کے جوابات خود بھی لکھتے اور لکھواتے بھی تھے۔ کسی کے اچھے کام کی بڑی قدر کرتے اور پھر ہمیشہ یاد بھی رکھتے۔

ماہنامہ ’’المنار‘‘ انٹرنیٹ گزٹ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی خوبصورت روایات اور نصابی وغیرنصابی سرگرمیوں کی مسحورکُن یادیں اس زمانہ کے طلبا کے ذہنوں سے کبھی محو نہیں ہوسکتیں جنہوں نے اس کالج کے قومیائے جانے سے قبل وہاں کے شفیق اساتذہ سے کسب فیض کیا تھا۔ سرکاری ملکیت قرار دیئے جانے کے بعد اس شاندار علمی درسگاہ کا جو حشر کیا گیا اُس کو دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تعلیمی ادارے کے سابق طلبا (Old Students) نے اپنی مادر علمی سے وفا اور محبت کا اظہار کرنے کے لئے مختلف ممالک میں اپنی ایسوسی ایشنیں قائم کیں جو چیریٹی کے نام پر بھی کثیر رقوم پاکستان بھجوا رہی ہیں تاکہ غریب طلبا کی تعلیمی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ نظام جماعت کے تحت قائم کی جانے والی ان ایسوسی ایشنوں کی کئی اہم خدمات اَور بھی ہیں جو تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی اور صدقہ جاریہ کے طور پر سابق طلبا کی روحانی ترقیات کا باعث بنتی رہیں گی۔

قریباً 2007ء میں برطانیہ میں بھی تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس ایسوسی ایشن کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضورانور نے اس کا ممبر بن کر اسے برکت بخشی ہے۔ ایسوسی ایشن کے پہلے صدر محترم عطاء المجیب راشد صاحب مقرر ہوئے۔ جنوری 2011ء میں اس ایسوسی ایشن نے ایک آن لائن رسالہ ’’المنار‘‘ جاری کیا جو باقاعدگی سے ایسوسی ایشن کی ویب سائٹ نیز ’’الاسلام ڈاٹ آرگ‘‘ پر بھی upload کیا جاتا ہے۔ دراصل یہ اُسی رسالہ ’’المنار‘‘ کا احیاء ہے جو کسی زمانہ میں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کا ترجمان ہوا کرتا تھا۔ اس کی اہمیت و افادیت اُس دَور میں بھی مسلّم تھی اور آج بھی اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اس رسالہ کا اجراء یقیناً ایسوسی ایشن کی قابل قدر مساعی کا آئینہ دار ہے۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس رسالہ کے اجراء پر اپنے پیغام میں فرمایا تھا: ’’تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے رسالہ ’المنار‘ کے نام پر انٹرنیٹ گزٹ جاری کرنے کی خبر میرے لئے بڑی خوشی کا موجب بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ المنار کا ازسرنو اجراء ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے‘‘۔

المنار کے انٹرنیٹ گزٹ میں مستقل طور پر ایسے دلچسپ علمی اور تاریخی مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن کا مطالعہ نہ صرف سابق طلباء بلکہ دیگر باذوق احباب بھی شوق سے کرتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ رسالہ کے مدیر مکرم مقصود الحق صاحب ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے رسالہ ’’المنار‘‘ کے اوّلین شمارہ (جنوری 2011ء) میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کا یہ قطعہ بھی شامل اشاعت ہے:

دوستو! تم کو مبارک ہو کہ نکلا ’المنار‘
اِک مقدّس درسگاہ کی خوبصورت یادگار
غرب سے اُبھرا ہے لے کر دعوتِ علم و عمل
پھولتا پھلتا رہے دائم بفضلِ کردگار

اسی شمارہ میں محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جو انہوں نے 6 دسمبر 1954ء کو ربوہ میں کالج کے افتتاح کے موقع پر پڑھ کر سنائی اور ’’المنار‘‘ نومبر 1954ء میں شائع ہوئی۔ اسی شمارہ میں محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے ایک مضمون کا کچھ حصہ بھی نقل کیا گیا ہے جس میں تعلیم الاسلام کالج کے پاکستان میں قیام اور ربوہ منتقلی کا بیان ہے۔

ماہنامہ ’’المنار‘‘ فروری 2011ء میں مکرم بشیر احمد رفیق صاحب اپنے مضمون میں کالج کے زمانۂ طالبعلمی کے چند قابل اساتذہ کا ذکرخیر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ کالج کی ایک نہایت مقبول شخصیت مددگار کارکن شادی کی تھی۔ انہوں نے حسِ مزاح سے وافر حصہ پایا تھا اور پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو اُن سے بے حد پیار تھا۔ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے شادی کی منّت سماجت کی کہ اُس کی درخواست پرنسپل صاحب کو پیش کرکے سفارش بھی کردے۔ شادی اُس کی درخواست لے کر پرنسپل صاحب کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مَیں اس وقت بہت مصروف ہوں۔ اس پر شادی درخواست پکڑ کر اُن کے سامنے کھڑا رہا۔ پرنسپل صاحب کو غصّہ آیا تو شادی کو باہر نکال کر اندر سے دروازہ بند کرلیا۔ شادی نے درخواست دروازہ کے نیچے کی درز سے کمرے کے اندر سرکاتے ہوئے آواز دی کہ درخواست اٹھالیں اور بچے کا کام کردیں۔ پرنسپل صاحب کو ہنسی آگئی۔ دروازہ کھولا اور درخواست منظور کرکے شادی کو پکڑادی۔

اسی طرح ایک دفعہ کالج کے گراؤنڈ میں میرے ہمراہ محترم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب بیٹھے تھے کہ شادی ہاتھ میں بڑا سا پیالہ پکڑے وہاں سے گزرا۔ شاہ صاحب نے پوچھا کہ اس میں کیا ہے۔ کہنے لگا بچا کھچا سالن روٹی ہے، آپ کھالیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو کھانا کھاچکے ہیں۔ شادی اصرار کرنے لگا تو شاہ صاحب نے تنگ آکر ڈانٹا کہ کہہ جو دیا کہ کھاچکے ہیں۔ تب وہ نہایت معصومیت سے بولا: کھالو، کھالو، مَیں ویسے بھی اسے پھینکنے ہی جارہا ہوں۔

رسالہ ’’المنار‘‘ میں شائع کئے جانے والے دلچسپ اور معلوماتی مضامین آئندہ ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی زینت بنائے جاتے رہیں گے۔ انشاءاللہ

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست وستمبر 2010ء میں سانحۂ لاہور کے حوالہ سے مکرم مہدی علی چودھری صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نہ جھُکا سکوگے ہم کو ، کوہِ وقار ہیں ہم
دنیا کی ظلمتوں میں روشن مینار ہیں ہم
ہر موجِ خونِ گُل میں ہے لہو رواں ہمارا
ہیں ناآشنا خزاں سے کہ سدابہار ہیں ہم
ہمیں جان سے ہے پیارا وہ واحد و یگانہ
دار و رسن کا ڈر کیا ، بس جاں نثار ہیں ہم
سجدوں میں اس سے باندھا پیمان جو وفا کا
مقتل میں بھی نبھایا کہ وفاشعار ہیں ہم
گر اُٹھ گئے زمیں سے زندہ ہیں آسماں پر
ہوئے موت سے امر جو، وہ کامگار ہیں ہم

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

July 10, 2015 – July 16, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 10, 2015

00:20 World News
00:50 As-Sayyam
01:40 Ramadhan Dars-e-Hadith: The topic is 'the last ten days of Ramadhan'.
02:35 Tilawat: Part 22, Surah Al-Ahzaab to Surah Yaa Seen by Hani Tahir.
03:30 Dars-ul-Qur'an: An in-depth explanation of Qur'anic verses 1-7 of Surah Al-Fatiha, by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 21. Recorded on May 25, 1986.
05:15 Seminar Seerat-un-Nabi: Programme in response to the film 'innocence of Muslims'.
06:00 Tilawat
06:50 Ramadhan Dars-e-Hadith: the topic is 'Holy Prophet (saw) Sunnah during Ramadhan'.
07:05 Rah-e-Huda: Recorded on July 04, 2015.
08:40 Indonesian Serivce
09:50 Dars-e-Malfoozat: The topic is 'prayer'.
10:05 Dars-ul-Quran: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on June 26, 1985.
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:35 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 30-37 with Urdu translation.
13:50 Yassarnal Quran: Lesson no. 68.
14:20 Shotter Shondhane
15:30 Seerat-e-Rasool
16:05 Dars-e-Malfoozat
16:20 Friday Sermon: Recorded on July 10, 2015.
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:25 Chef's Corner
18:50 Seerat-e-Rasool [R]
19:20 Tilawat: Part 22, Surah Al-Ahzaab to Surah Yaa-Seen by Hani Tahir.
20:25 Dars-e-Malfoozat [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
22:50 Tilawat: Surah Faatir verses 1-46, Surah Yaa-Seen verses 1-22.

Saturday July 11, 2015

00:00 World News
00:20 Seerat-e-Rasool
00:50 Dars-e-Malfoozat
01:05 Dars-ul-Quran [R]
02:35 Friday Sermon: Recorded on July 10, 2015.
03:55 Tilawat: Part 23, Surah Yaa Seen to Surah Az-Zumar by Hani Tahir.
04:55 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
06:00 Tilawat: Surah Yaa Seen, verses 23-84, Surah As-Saaffraat verses 1-114.
07:00 Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:35 Story Time: Programme no. 56.
08:00 International Jama'at News
08:35 Friday Sermon: Recorded on July 03, 2015.
09:45 Indonesian Service
10:55 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Fatiha, verses 1-7 by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 23. Recorded on June 01, 1986.
12:30 Al-Maa'idah
13:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah verses 38-43.
13:10 Dars-e-Ramadhan
13:25 Al-Tarteel: Lesson no. 45.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Let's Find Out
15:25 Life Of The Promised Messiah (as)
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:25 Al-Maa'idah [R]
18:55 Let's Find Out [R]
19:20 Tilawat: Part 16, Surah Al-Kahf, Surah Maryam and Surah Taahaa by Hani Tahir.
20:30 International Jama'at News
21:00 Dars-ul-Qur'an [R]
22:30 Story Time: Programme no. 56.
23:00 Tilawat: Surah As-Saaffat verses 115-183, Surah Saad verses 1-89, Surah Az-Zumar verses 1-32.

Sunday July 12, 2015

00:05 World News
00:35 Dars-ul-Qur'an [R]
01:55 Let's Find Out [R]
02:50 Tilawat: Part 24, Surah Az-Zumar, Surah Al-Mu'min and Surah Haa-Meem As-Sajdah.
03:45 Al-Maa'idah [R]
04:15 Friday Sermon [R]
05:25 Life Of The Promised Messiah (as) [R]
06:00 Tilawat
07:00 Dars-e-Ramadhan
07:20 Yassarnal Quran: Lesson no. 68.
07:50 Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. May 10, 2015.
09:00 Faith Matters: Programme no. 177.
09:55 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Faatiha, verses 1-7 by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 24. Recorded on June 07, 1986.
12:30 Tilawat: Surah Al-Maa'idah verses 44-48 with Urdu translation,
12:45 Dars-e-Ramadhan [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on July 03, 2015.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. November 24, 2011.
15:20 Bustane-e-Waqfe Nau [R]
16:25 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
17:00 Kids Time: Programme no. 39.
17:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 68.
18:00 World News
18:20 Seminar Seerat-un-Nabi
19:20 Tilawat: Part 24, Surah Az-Zumar, Surah Al-Mu'min and Surah Haa-Meem As-Sajdah.
20:30 Roots To Branches
21:00 Dars-ul-Qur'an [R]
22:30 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
23:05 Tilawat: Surah Al-Mu'min verses 48-86, Surah Haa-Meem As-Sajdah verses 1-47.

Monday July 13, 2015

00:00 World News
00:20 Dars-e-Ramadhan [R]
00:45 Dars-ul-Qur'an [R]
02:35 Tilawat: Part 25, Surah Haa-Meem, As-Sajdah and Surah Al-Jaathiya by Jani Tahir.
03:35 Seminar Seerat-un-Nabi [R]
04:20 Friday Sermon [R]
05:25 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan [R]
06:05 Tilawat: Surah Haa-Meem, As-Sajdah and Surah Az-Zukhruf verses 1-36.
07:00 Ramadhan Dars-e-Hadith
07:15 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
07:30 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat-e-Rasool
09:05 Medical Matters
09:45 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on March 20, 2015.
10:55 Dars-ul-Qur'an An in-depth explanation of Qur'anic verses by Khalifatul-Masih IV (ra). Class No. 25. Recorded on June 08, 1986.
12:15 Qur'an Sab Se Acha
13:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 49-54.
13:15 Ramadhan Dars-e-Hadith
13:30 Al-Tarteel [R]
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Seerat-e-Rasool [R]
15:30 Medical Matters [R]
16:00 Rah-e-Huda: Recorded on July 11, 2015.
17:30 Al-Tarteel [R]
17:55 World News
18:15 Somali Service: Programme no. 03.
18:45 Seerat-e-Rasool [R]
19:15 Tilawat: Part 25, Surah Haa-Meem, As-Sajdah and Surah Al-Jaathiyah by Hani Tahir.
20:25 Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
20:45 Qur'an Sab Se Acha [R]
21:30 Dars-ul-Qur'an [R]
23:00 Tilawat

Tuesday July 14, 2015

00:00 World News
00:20 Medical Matters [R]
00:50 Dars-ul-Qur'an [R]
02:40 Tilawat: Part 26, Surah Al-Ahkaaf to Surah Az-Zariyaat by Hani Tahir.
03:35 Friday Sermon: Rec. September 25, 2009.
04:40 Seerat-e-Rasool [R]
05:20 Qur'an Sab Se Acha [R]
06:00 Tilawat: Part 26, Surah Al-Ahkaaf verses 1-36, Surah Muhammad (saw) verses 1-39.
06:45 In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as) about the philosophy of the teachings of Islam.
07:15 Yassarnal Quran: Lesson no. 67.
08:00 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 13.
08:15 Australian Service
08:45 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail: Recorded on July 23, 2014.
09:45 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: An in-depth explanation of Qur'anic verses, by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 27. Recorded on January 03, 1987.
12:30 Noor-e-Mustafwi
12:50 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 55-62 with Urdu translation.
13:00 In His Own Words [R]
13:35 Yassarnal Quran [R]
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
16:10 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 13.
16:25 In His Own Words [R]
16:55 Chef's Corner
17:25 Yassarnal Quran [R]
17:55 World News
18:15 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on July 10, 2015.
19:15 Tilawat: Part 26, Surah Al-Ahkaaf to Surah Az-Zariyaat by Hani Tahir.
20:20 Aao Urdu Seekhain [R]
20:55 Dars-ul-Qur'an [R]
22:25 Faith Matters [R]
23:20 Tilawat: Part 26, Surah Al-Fat'h to Surah Az-Zaariyaat.

Wednesday July 15, 2015

00:15 World News
00:40 Noor-e-Mustafwi [R]
00:55 Dars-ul-Qur'an [R]
02:40 Tilawat: Part 27, Surah Al-Hadeed by Hani Tahir.
03:30 Aao Urdu Seekhain [R]
03:50 Australian Service [R]
04:15 Story Time [R]
04:55 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
06:00 Tilawat
06:45 Ramadhan Dars-e-Hadith
07:05 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
07:30 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
08:00 Seerat-un-Nabi
08:30 Na'atiya Mehfil
09:15 Al-Maa'idah
09:50 Indonesian Service
10:55 Dars-ul-Qur'an: An in-depth explanation of Surah Al-Fatiha, verses 1-7, by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 20, recorded on May 24, 1986.
12:20 Tilawat
12:35 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
12:55 Friday Sermon: Rec. September 18, 2009.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Live Deeni-o-Fiqahi Masail
16:20 Faith Matters: Programme no. 177.
17:35 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
18:00 World News
18:25 Na'atiya Mehfil [R]
19:20 Tilawat: Part 27, Surah Az-Zaariyaat to Surah Al-Hadeed by Hani Tahir.
20:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:30 Dars-ul-Qur'an [R]
22:50 Ramadhan Dars-e-Hadith
23:05 Tilawat

Thursday July 16, 2015

00:05 World News
00:25 Seerat-un-Nabi [R]
00:55 Na'atiya Mehfil [R]
01:40 Al-Maa'idah [R]
02:10 Tilawat: Part 28, Surah Al-Mujaadalah to Surah At-Tahreem by Hani Tahir.
03:00 Dars-ul-Quran [R]
04:20 Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
04:35 Faith Matters [R]
06:00 Tilawat
06:50 Ramadhan Dars-e-Hadith
07:05 Yassarnal Quran: Lesson no. 69.
07:35 Dars-e-Malfoozat
08:00 Beacon Of Truth: Recorded on May 31, 2015.
09:05 As-Sayyam
09:40 Indonesian Service
10:40 Dars-e-Malfoozat
11:20 Dars-ul-Qur'an: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on May 25, 1986.
13:00 Tilawat
13:10 Yassarnal Quran [R]
13:40 Friday Sermon: Recorded on July 10, 2015.
14:40 Beacon Of Truth: Recorded on May 31, 2015.
15:45 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:25 Persian Service: Programme no. 35.
16:50 As-Sayyam [R]
17:25 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:25 Seminar Seerat-un-Nabi
19:15 Tilawat: Part 21, Surah Al-Ankaboot to Surah Al-Ahzaab by Hani Tahir.
20:20 Faith Matters: Programme no. 177.
21:15 Dars-ul-Qur'an [R]
22:35 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal [R]
23:00 Dars-e-Malfoozat [R]
23:15 Tilawat

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 10 July , 2015 | Issue No. 28

بچیوں کو بچپن سے احساس دلاؤ کہ تم احمدی بچی ہو، تمہارا دنیا دار بچیوں سے ایک فرق ہونا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل آپ نے کرنا ہے اس کو یہ سوچ کر کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے جو زندہ خدا ہے، جس کی ہر وقت ہم پر نظر ہے، جو ہمارے دلوں کی پاتال تک کو جانتا ہے۔ یہ سوچ اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو نیکیاں کرنے کی توفیق بڑھتی چلی جائے گی۔

آپ بہترین اُمّت ہیں اور آپ نے ہی اس زمانے میں دنیا کی تربیت کرنی ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔ پس ہم جو خیرِ اُمّت ہیں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کریں اور اپنے معاشرے کو بھی محفوظ کریں۔ لوگوں کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں۔

ہم جب نئی صدی میں خلافت کے ساتھ عہد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں تو پھر نئے عہد کو نبھانے کے لئے ایک نئے عزم کی بھی ضرورت ہے۔ جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے

جب تک خلافت کی اکائی کے ساتھ آپ جڑی رہیں گی دنیا کی کوئی مصیبت اور آفت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

2/نومبر 2008ء کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ! اس وقت آپ کا یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی رپورٹ میں انہوں نے بتایا، اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت تقریباً ساٹھ ستّر فی صد حاضری زیادہ ہے۔ اس چیز سے پتہ لگتا ہے کہ لجنہ یو کے میں ایک بیداری پیدا ہو رہی ہے لیکن ابھی بھی بعض کمزور طبیعتوں کو تھوڑا سا جھنجھوڑنے کی اور ہلانے کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ بڑی ناصرات بھی اور لجنہ بھی اجتماعات میں تو آ جاتی ہیں، کلاسوں میں بھی آجاتی ہیں لیکن اس کی روح نہیں سمجھنے والی ہوتیں کہ آنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا اس لئے جمع ہو جاتے ہیں کہ صدر لجنہ نے کہہ دیا اور لجنہ کی جو انتظامیہ ہے وہ پیچھے پڑ گئی اور گھیر گھار کر، جمع کر کے لے آئی تا کہ اظہار ہو جائے کہ ہماری لجنہ کی، ہماری مجلس کی اتنی نمائندگی ہوئی ہے۔ تو یہ مقصد نہیں ہے۔ کیا اس لئے بعض یہاں پہ جمع ہوتے ہیں کہ دنیاوی ترقی کی باتیں کریں تو یہ بھی ہمارا مقصد نہیں ہے۔ یا یہ کوئی ایسی سوشل gathering ہے جہاں مختلف topics پر باتیں ہوتی رہیں اور ایک get together ہو جائے، یہ بھی مقصد نہیں ہے۔

اس مقصد کو سمجھنے کے لئے لجنہ کو لجنہ اماء اللہ کا مطلب پتہ ہونا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کی یا باندیوں کی جماعت۔ اور آپ جب عہد کرتی ہیں تو اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے آپ کو عہد کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والی عورتوں کی جماعت ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی مددگار بننے والوں کی بچیاں ہیں اور مددگار بننے والی بچیاں ہیں۔

پس یہ روح ہر ایک کو سمجھنی چاہئے۔ اگر اس روح کو سمجھ جائیں گی تو یہاں آنے کے مقصد کو، اجتماع میں شامل ہونے کے مقصد کو، جلسوں میں شامل ہونے کے مقصد کو آپ صحیح طور پر ادا کرنے والی ہوں گی، پورا کرنے والی ہوں گی۔

باندی جسے لونڈی کہا جاتا ہے کیا ہوتی ہے۔ مرد کو غلام کہتے ہیں۔ عورت کو باندی یا لونڈی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اپنے مالک کے ساتھ ایک Bond ہے۔ جو اس کو کہا جائے گا، اس نے اس کو پورا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو واضح احکامات ہیں اُن سے کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔ تبھی آپ صحیح لجنہ اماء اللہ کہلائیں گی۔ ایک تو ہر مومن کے لئے قرآنِ کریم میں احکامات ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ سو کی تعداد بھی لکھی ہے، مختلف حوالوں سے چھ سو بھی، سات سو بھی لکھا ہے۔ اور فرمایا کہ میری جماعت وہ ہے جن کو ان تمام حکموں پر عمل کرنا چاہئے۔ تبھی میری جماعت کہلانے کے حق دار کہلاؤ گے اور پھر یہ کہ جو لجنہ ہے، جو یہ عہد کرتی ہے جس سے یہ امید کی جاتی ہے اور پھر ناصرات جو ہیں، ہوش والی ناصرات، ان سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ ان حکموں پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ تبھی وہ حقیقی لجنہ کہلانے کی مستحق ہوں گی، تبھی وہ حقیقی ناصرات کہلانے کی مستحق ہوں گی۔ اس لئے جو لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر ہے اور جو ناصرات الاحمدیہ کی ہر ممبر ہے، جن کو ہوش کی عمر آ چکی ہے، بارہ تیرہ سال سے اوپر کی، اُن کو ہمیشہ ان احکامات کو تلاش کر کے ان پر غور کرنے کی اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی طرف توجّہ دینی چاہئے۔

ایک احمدی جب اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے، عہد دہراتا ہے۔ اس میں آپ کا بھی عہد ہے کہ میں ان احکامات پر عمل کروں گا یا لجنہ دہراتی ہے کہ میں ان احکامات پر عمل کروں گی۔ تو غور کیا کریں کہ ان احکامات پر عمل کرنے کی حقیقی کوشش بھی ہو رہی ہے یا نہیں۔ جب عمل ہو گا تبھی وہ معیار بھی حاصل ہوں گے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب حقیقی مومن بن جاؤ گے، عمل کرنے والے بن جاؤ گے تو فرماتا ہے کہ تم ایسی اُمّت میں شامل ہو جاؤ گے جو خیرِ امّت ہو گی۔ فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:111) کہ تم وہ اُمّت بن جاؤ گی جو سب سے بہترین اُمّت ہے جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے یعنی لوگوں کے فائدے کے لئے نکالی گئی ہے۔ تمہیں لوگوں کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جو مرد ہیں، مسلمان مرد لوگوں کے فائدے کے لئے بنائے گئے ہیں بلکہ مومن کا استعمال جب کیا ہے تو اس میں مرد بھی شامل ہیں، عورتیں بھی شامل ہیں، نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہیں، نوجوان لڑکے بھی شامل ہیں اور وہ بچیاں بھی شامل ہیں جو آئندہ جوانی میں قدم رکھنے والی ہیں اور پھر آگے بڑھ کر لجنات میں شامل ہونے والی ہیں۔ تو اپنے آپ کو خیرِ اُمّت بنانے کی کوشش کریں۔ اُس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں جو آپ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خیرِ اُمّت ہو۔ تمہارے خیرِ اُمّت ہونے کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا کہ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (آل عمران:111) کہ معروف کا حکم دیتے ہو۔ ایسی نیکیاں جن کو خدا نے کرنے کا حکم دیا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے نیکی کہا ہے ان کو بجا لانے کی کوشش کرتے ہو۔ خدا نے کیا نیکیاں بتائی ہیں۔ قرآنِ کریم میں بے شمار نیکیاں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر ان نیکیوں پر عمل نہ ہوا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جنہیں معروف کہا ہے تو پھر آپ خیرِ اُمّت کہلانے کے بھی حق دار نہیں۔ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے جو اُمّت کا بہترین حصہ ہیں۔ بہت سے مسلمان فرقے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا۔ گو وہ اُمّت کا حصہ ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی تھی، جو حکم تھا اس کا انکار کر کے، زمانے کے امام کو نہ مان کر، اپنے آپ کو اس خیر سے محروم کر لیا جو مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ تھی اور جب اس خیر سے محروم کر لیا تو خیر اور نیکی کا حکم بھی نہیں دے سکتے۔

پس آپ جنہوں نے یہ عہد کیا، مسیح محمدیؐ کے ساتھ یہ عہد باندھا، اپنے آپ کو لجنہ اماء اللہ کہلوایا، ناصرات الاحمدیہ کہلوایا، آپ پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس عہد کو، اس وعدہ کو آپ پورا کریں۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لینے سے خیرِ اُمّت میں شامل نہیں ہو جائیں گی۔ صرف مان لینے سے اور عمل نہ کرنے سے لوگوں کی بھلائیاں آپ سے منسوب نہیں ہو جائیں گی۔ بھلائی کے لئے اپنے آپ کو بھی اُن اعلیٰ اخلاق کے مطابق ڈھالنا ہو گا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے کیا کیا نیکیاں بتائی ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پہلی بات کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے۔ اس لئے اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرو کیونکہ اس کے بغیر تمہاری زندگیاں بے فائدہ ہیں۔

پھر فرمایا اُس کی راہ میں خرچ کرو۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ دیں۔ زیور رکھنے والی جو خواتین ہیں، لجنہ کی ممبرات ہیں اُن پہ زکوٰۃ واجب ہے تو ان کو باقاعدہ زکوٰۃ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ مالی قربانی کی رُوح کو جماعت نے خوب سمجھا ہے اور اس میں ہماری بچیاں بھی اور عورتیں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں۔ لیکن زکوٰۃ کی طرف میرے خیال میں توجّہ نہیں ہوتی۔ اِس طرف توجّہ دینی چاہئے۔ جہاں تک دوسری مدّات میں مالی قربانی کا تعلق ہے، انہوں نے بتایا کہ مالی قربانی پچھلے سال سے بڑھ کر ہوئی ہے۔ پھر برلن مسجد کا میں نے گزشتہ دنوں افتتاح کیا۔ وہاں بھی میں نے بتایا تھا کہ جرمنی کی لجنہ کے بعد یو کے کی لجنہ نے سب سے زیادہ برلن مسجد کے لئے مالی قربانی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک بڑی خوبصورت مسجد بن گئی ہے اور اس کا پھل بھی اس طرح مل رہا ہے کہ بے تحاشا وہی لوگ جو مخالفین تھے، اس شہر کے ہی نہیں بلکہ دوسرے شہروں کے بھی آج

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں